Postal Reg. No. PB\0258\2002

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

21 رمضان 1423 ہجری 27 نبوت 1381 ہش 27 نومبر 2002ء

مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِی اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔ یعنی ایسی صورت میں اس کا روزہ اس کو کوئی بھی فائدہ نہ دے گا۔

جلسہ سالانہ کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلعم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تاکہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دُعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔

اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھیں۔

لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور ۱۰)

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لاویں اور اللہ اور اُس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کیں ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷؍ دسمبر ۱۸۹۱ء)

"بالآخر مَیں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتامِ سفر اُن کے پیچھے اُن کا خلیفہ ہو۔

اَے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفین پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ (اشتہار ۷؍ دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہتر ہے

☆ حضور دفتر تشریف لائے ☆ ڈاک ملاحظہ فرمائی ☆ ملاقاتیں کیں

لندن 23 نومبر (M.T.A): سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی صحت عمومی طور پر بہتر ہو رہی ہے۔ کمزوری کی کیفیت بھی پہلے سے بہتر ہے۔ حضور کچھ دیر کیلئے دفتر بھی تشریف لائے، ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں۔ اسکے علاوہ دفتری اور بعض افراد سے ذاتی ملاقاتیں بھی کیں۔ حضور انور کا علاج حسب معمول جاری ہے۔

احباب جماعت رمضان کے اس مقدس مہینہ میں اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کیلئے دعاؤں، نوافل اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے اور تمام احمدیوں کی آنکھیں حضور کی شفایابی سے ٹھنڈی کرے۔

اللھم رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفائک شفاءً لا یغادر سقمًا اللھم اشف عبدک امیر المومنین شفاءً کاملاً عاجلاً لا یغادر سقمًا

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تحریک جدید کا سالِ نو اور ہماری ذمہ داری

جیسا کہ احباب جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو جاتا ہے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ہر بار اس کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرماتے ہیں اور احباب کو اس تحریک میں شمولیت اور پہلے سے مزید آگے بڑھنے کی تحریک فرماتے ہیں۔ امسال بھی محترم وکیل المال صاحب لندن کی چٹھی کے مطابق حضور نے نئے سال کے وعدہ جات اور چندوں کی وصولی کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ لہذا احباب و مستورات اس بابرکت تحریک میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں اور جلد از جلد ادائیگی کریں۔ اور جن کے بقایا جات ہیں جلد اس کے بے باق کرنے کی کوشش کریں۔

امسال تحریک جدید کا بجٹ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری عطا ہوئی ہے اس کے مطابق بیس فیصد اضافہ کرنا چاہئے اور ہر احمدی گھر کے تمام افراد اس چندہ کی ادائیگی میں شامل ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی فرد ایسا ہے کہ ابھی شامل نہیں ہوا تو اسے اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور وہ سیکرٹری صاحب تحریک جدید کو اپنا نام لکھوائے اور ادائیگی کرے اگر بہت جلد ادائیگی ممکن نہ ہو تو وعدہ جلد از جلد لکھانا چاہئے۔ اور پھر جس قدر جلد ممکن ہو سکے ادائیگی بھی کر دینی چاہئے۔ تا کہ پورا سال اس کا ثواب ملتا رہے۔ رمضان المبارک کے اختتام سے قبل چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کرنے والوں کے نام حضور انور کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائے جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1934ء میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر تحریک جدید کے نام سے اس بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔ اس وقت سے آج تک مخلصین جماعت اس میں حصہ لیتے آرہے ہیں۔ اور جو افراد وفات پا جاتے ہیں بالخصوص دفتر اول کے مجاہدین کے ناموں کو زندہ رکھنے کے لئے اور ان کے ایصال ثواب کے لئے ان کے ورثاء اس کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسلام و احمدیت کے مشن دنیا بھر میں قائم ہو چکے ہیں۔ جو انسانیت کی خدمت کے لئے وقف ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ چندہ تحریک جدید کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 1993ء میں فرمایا کہ:-

''چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو عمومی طور پر جماعت کے لئے جاری فرمائی گئی ہے وہ تحریک جدید کا چندہ ہے کیونکہ اس کا تعلق ساری جماعت میں اشاعت اسلام سے ہے''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نو مبائعین کو بھی خاص طور پر اس چندہ میں شامل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

تحریک جدید کے وعدہ جات کے حصول کے لئے خصوصی مساعی بروئے کار لا کر زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو اس بابرکت تحریک میں شامل فرمائیں۔ بالخصوص نو مبائعین کو اس تحریک کی اہمیت بتا کر اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی جائے۔ تا کہ وہ جماعت کے مالی نظام کا فعال حصہ بن سکیں۔ (مکتوب مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن VMA2509/25-11-2000)

یہ ایسا بابرکت چندہ ہے کہ اس میں نہ صرف خود حصہ لیں اپنے بچوں کو شریک کریں بلکہ اپنے بزرگ مرحومین کی طرف سے بھی اگر ہو سکے تو ضرور چندہ ادا کریں حضور انور نے ایک موقع پر فرمایا:-

''جس جس احمدی کے کانوں تک یہ آواز پہنچے وہ تلاش کرے خود کہ میرے والدین یا دادا پڑدادا یا بعض اور بزرگوں نے حصہ لیا تھا کہ نہیں اگر لیا تھا تو اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرے''۔

اللہ تعالیٰ نے حقیقی نیکی کے حصول کے لئے یہ معیار مقرر فرمایا ہے کہ اپنی محبوب چیزوں کو اس کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ''

یعنی ہرگز تم کوئی اعلیٰ نیکی حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اپنی محبوب چیزوں کو اس کی راہ میں خرچ کرو اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

مال ہر ایک کے لئے نہایت ضروری اور محبوب چیز ہے۔ اور جب کوئی خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اور اسے کوئی وقعت نہیں دے گا تو یقیناً اللہ کے پیار اور قرب کا مقام اسے حاصل ہوگا۔ رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق مبارک تھا کہ بکثرت صدقہ و خیرات کرتے اور خدا کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کرتے۔ آپ نے اپنے قول سے مسلمانوں کو اس کی تاکید فرمائی اور اپنے فعل سے اعلیٰ نمونہ بھی دکھایا پس جبکہ عام صدقہ خیرات کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی طرف قدم بڑھتا ہے تو خاص طور پر اس کی راہ میں اشاعت اور توسیع اسلام کے لئے خرچ کرنے کا اجر و ثواب تو بہت زیادہ ہے۔ بالخصوص رمضان کے ان مبارک ایام میں ان مواقع کا پیدا ہو جانا بڑی اہمیت اور خصوصیت رکھتا ہے اور بہت کم ایسے مواقع آتے ہیں کہ رمضان بھی ہو اور تحریک جدید کے سالِ نو کے آغاز کا وقت بھی ہو۔ حدیث میں آتا ہے رمضان میں ہر نیکی کا ثواب عام دنوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

اُس وقت جبکہ مخالفین، احمدیت کو ختم کرنے کے ناپاک عزائم لے کر اٹھے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اعلاء کلمۃ اللہ کی مہم میں تیزی پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ایک نئے منصوبہ کو پیش فرمایا:-

جو ''**تحریک جدید**'' کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کا تعلق بیرون ہند میں تبلیغ سے ہے۔ اس کے دو اہم اجزاء درج ذیل ہیں

1)...... **واقفین زندگی** :- اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین زندگی اکناف عالم میں ترقی احمدیت کا باعث بن رہے ہیں اور اب اللہ کے فضل سے جماعت کا قیام 175 ممالک میں ہو چکا ہے اور دن بدن اس کام میں وسعت اور تیزی پیدا ہو رہی ہے۔

2)...... **دوسرا پہلو مالی جہاد کا ہے** ۔ وقف زندگی کی طرح روئے زمین پر کوئی قوم بھی مالی جہاد میں جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور جماعت اپنے امام کی ہر تحریک پر حتی المقدور قربانی نہایت جذبہ و اخلاص سے پیش کرتی آئی ہے بانیٔ تحریک جدید حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریک جدید کی غرض اور ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے۔ جس طرح وہ قدیم ایام میں غالب آیا تھا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر اور اس کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے...... ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت...... کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے''۔ (بدر 4 جنوری 1954)

''تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبہ اسلام علی الادیان اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی ہے اور جس غرض کے لئے کوئی احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ ہو اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے''

''تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے''۔

''یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ خود سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی مخلص اور غیر مخلص میں بھی فرق ہوتا ہے۔ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہئے اور مخلص یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی خدا تعالیٰ نے بھیجی ہے کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ ہو جائیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔ آخر سلسلہ کے کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض اگر اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں جو کچھ وہ کر سکتے ہیں وہ آپ بھی کر سکتے ہیں ...... اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو'' (بدر 14 اکتوبر 1953)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے منشاء کے مطابق تحریک جدید کے اغراض و مقاصد پورا کرنے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور غلبۂ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے، اور مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں (مینجر)

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرہ اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جا رہی ہے

کل عالم میں بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعہ ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیاباب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیدوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں عید اور عید سے وابستہ خوشیوں کا ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ عیدالفطر فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۱/فروری ۱۹۹۶ء بمطابق ۲۱/تبلیغ ۱۳۷۵ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

آج عید کا مبارک دن ہے جو خوشیوں کا دن ہے لیکن یہ خوشیاں اسلامی رنگ میں منائی جاتی ہیں اور اسلامی رنگ ہی میں منائی جائیں گی۔ تمام دنیا میں اس وقت جو احمدی احباب بھی ہماری اس عید کے ساتھ ٹیلی ویژن رابطہ کے ذریعہ شامل ہیں ان کو اور جو آج نہیں تو کل شامل ہونگے جبکہ دوسرے ایسے علاقوں میں بھی ویڈیوز پہنچیں گی جہاں ابھی تک براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ ان سب کو میں اپنی طرف سے اور آپ سب کی طرف سے جو یہاں شامل ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

یہ عالمی عید جو جماعت کی طرف سے منائی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے دائرہ اور وسعتوں میں پھیلتی چلی جارہی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جبکہ، بعید نہیں کہ خدا کرے کہ ہماری زندگیوں ہی میں آئے کہ ہماری عید میں کروڑ احمدی یا اس سے زائد شامل ہونگے اور کل عالم پر بیک وقت منائی جانے والی عید جس میں ایک صوتی اور تصویری رابطے کے ذریعے ایک کروڑ آدمی شامل ہوں یہ ایک نیا باب ہوگا اسلام کی فتوحات میں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح اس ساری دنیا کو ایک عالمی ملت میں تبدیل کیا جائے گا جو خوشیوں میں بھی اکٹھی ہوگی اور اپنی محنتوں اور جہاد کی کوششوں میں بھی اکٹھی ہوگی۔

آج کے خطبہ کے لئے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے کچھ ایسے نظارے اکٹھے کئے گئے ہیں جو آپ کے سامنے پیش کروں گا جن کا عید منانے سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیسے عید منایا کرتے تھے وہ چند جھلکیاں ہیں جو آپ کے سامنے ہوں تو آپ کی عیدوں کو بھی پررونق کر دیں گی اور آپ کی عیدوں میں بھی نور بھر دیں گی۔ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا۔ آپؐ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی (جیسا کہ ہم ہمیشہ اسی سنت کے مطابق خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے ہیں) جس سے پہلے نہ تو اذان دی گئی اور نہ ہی اقامت کہی گئی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ بلالؓ کا سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آخری ایام کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب جنگ احد کے بعد زخمی ہونے کی وجہ سے یا یہود کے زہر دینے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں تو تب آپ نے سہارا لینا شروع کیا ورنہ کسی سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔ تو بلال کے سہارے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے۔ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پُر رونق ہے کیونکہ "لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَيْر" پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہونگی۔ تو آپ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ ... تقویٰ سچا ہو ہی نہیں ... اگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت نہ ہو تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔ پس تقویٰ بذات خود ایک لباس تو ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہوگا مگر وہ لباس کیسے ہوگا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ، جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا، ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔ پھر مختصر نصیحت فرمائی جس کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوئی۔ مگر یہ بنیادی مرکزی باتیں ہیں جو اس روایت نے محفوظ کی ہیں۔

پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور جو عورتوں کو نصیحت فرمائی اس میں کچھ نسبتاً زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "صدقہ دیا کرو۔ ورنہ تم اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہو"۔ یہ جو اکثر کا لفظ ہے یہ بہت ہی ڈرانے والا ہے۔ تو عورتوں کو جب یہ کہا کہ تم صدقہ دیا کرو ورنہ اکثر تم جہنم کا ایندھن بننے والی ہو تو اس پر ایک سرخی مائل سیاہ رنگ خاتون انھیں جو ان میں سے بلند رتبہ معلوم ہوتی تھیں۔ یعنی کسی ایسی قبیلہ سے آئی تھیں جن کا رنگ سیاہی مائل تھا اور اس میں سرخی بھی جھلکتی تھی تو وہ اٹھیں اور سرداری کے آثار ان سے ظاہر تھے۔ انہوں نے عرض کیا "کیوں یارسول اللہ!، ہم کیوں جہنم کا ایندھن بنائی جائیں گی؟" فرمایا "اس لئے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو"۔

یہ جو ہے شکوے شکایت کرنا، ایک تو پیار اور محبت سے شکوے تو ہوتے ہی ہیں اس لئے شکوے تو جہنم میں نہیں لے جاتے مگر ایک ایسی عادت ہے جو بدقسمتی سے خواتین میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عمر بھر ان سے پیار کا سلوک کیا جائے اگر کسی جگہ بے احتیاطی ہو جائے تو بعض دفعہ کہتی ہیں کہ ساری عمر تمہارے سے ہم نے سکھ دیکھا ہی نہیں۔ تم تو ہو ہی ایسے۔ عمر بھر تم نے ہمیں تنگی میں ہی رکھا ہے۔ یہ جو فقرہ ہے یہ عام ہے اور مردوں میں یہ بہت کم دکھائی دے گا۔ عورتوں کی نزاکت جو طبیعت کی ہے اس میں یہ کمزوری داخل ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت درست فرما رہے ہیں مگر محض یہ بات جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰه" جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس غور کی بات ہے یہ تو نہیں کہ گھر میں عورتوں نے شکوے کئے تو سیدھی جہنم میں چلی جائیں۔ مراد یہ ہے کہ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری نصائح کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو بات خوب کھل جاتی ہے کہ انسانوں کی ناشکری ایک بہت ہی بری عادت اور ایک ایسی عادت ہے جو خدا کی ناشکری تک پہنچا دیتی ہے اور جو خدا کی ناشکری ہو اس کے لئے تو جہنم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بیان فرما کر جو اس کا حل بتایا وہ بھی اسی مضمون کو خوب کھول رہا ہے، مزید روشن کر رہا ہے۔ فرمایا صدقہ دو۔ خدا کے نام پر جب انسان قربانی پیش کرتا ہے تو اس کے تشکر کا بہترین اظہار ہے۔ یہ نہیں فرمایا خاوندوں کو کچھ دو۔ صاف کھل گیا کہ محض خاوند کی ناشکری پیش نظر نہیں تھی۔ اگر خاوند کی ناشکری ہی پیش نظر ہوتی اور وہی وجہ بنتی جہنم میں پہنچانے کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ فرماتے کہ ان کے حق مہر معاف کر دو، ان کو کچھ اور عطا کرو۔ یہ ذکر ہی کوئی نہیں۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دو۔ کہتے ہیں جب آپؐ نے یہ فرمایا تو خواتین نے اپنے زیورات، کانٹے، بالیاں، انگوٹھیاں اتار اتار کر بلال کی چادر پر پھینکنی شروع کیں جو بلال نے اس وقت پھیلا دی تھی اور کثرت سے زیور ڈالے گئے۔ احمدی خواتین کے لئے میں اس لئے

بیان نہیں کر رہا کہ وہ یہ کریں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں احمدی خواتین ہی ہیں جنہوں نے ان یادوں کو آج دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ دنیا بھر میں کہیں احمدی خواتین کی کوئی مثال دکھائی نہیں دے گی۔ آپ مشرق و مغرب کو چھان ماریں، چندے دینے والی خواتین بھی ملیں گی مگر وہ نظارے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عید کے نظارے ہیں یہ آج دنیا میں کسی نے پیش کئے ہیں تو احمدی خواتین نے پیش کئے ہیں۔ بارہا ایسا ہو چکا ہے اور کئی جو ایک دفعہ سب کچھ دے کر پھر زیور بناتی ہیں پھر جب خدا تعالیٰ کے نام پر کوئی تحریک کی جاتی ہے پھر وہ لٹا دیتی ہیں۔ تو اس لئے میں آپ کو ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ آپ کو خوشخبری دینے کے لئے یہ بات سنا رہا ہوں کہ اللہ کرے آپ کے جذبے ہمیشہ زندہ رہیں اور آپ تقویٰ کے زیور سے آراستہ رہیں۔

اور جہاں آپ خدا کی راہ میں اظہار تشکر کے طور پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے زیور دیتی ہیں وہاں یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پہلی بات بھی آپ کے حق میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، تقویٰ ہی زیور ہے، تقویٰ ہی حقیقی رونق ہے۔ جو ہاتھ اللہ کی خاطر خالی ہوئے ہوں وہ خدا کی نظر میں تو بہت سج جاتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی خاطر جو بھوکا رہتا ہے، مونہہ بند رکھتا ہے اس کی بو بھی اللہ کو پیاری لگتی ہے۔ تو وہ ہاتھ خدا کی نظر میں بہت ہی خوبصورت اور پر رونق دکھائی دیتے ہیں جو خدا کی خاطر خالی ہوں۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتیں ہمیشہ زیور سے خالی ہو جائیں کیونکہ زیور عورت کا ایک حصہ قرار دیا گیا اور قرآن کریم نے زیور اور عورت کے مضمون کو اکٹھا باندھا ہے۔ ”حِلیَہ“ میں پلنے والی چیز ہے۔ اس لئے ہر گز یہ مراد نہیں کہ زیور چھوڑ ہی بیٹھو، کچھ اپنے لئے نہ بناؤ، کچھ اپنے لئے نہ رکھو۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی توفیق ملے تو اس زیور میں سے خدا کے نام پر کچھ نکالا کرو۔ اور کچھ نہیں تو ایک یہ بھی صدقہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اپنی غریب بہنوں کو، غریب بچیوں کو ان کی شادی کے موقع پر اگر اپنے زیور میں سے کچھ مستقل نہیں دے سکتیں تو عارضی دے دیا کرو۔ اور کچھ دیر وہ بھی پہن لیں، کچھ دیر ان کی زیور کی تمنا بھی پوری ہو جائے۔ یہ جو کچھ دینا ہے یہ دراصل حقیقت میں زندگی بھر کی خوشی دینے والی بات ہے کیونکہ عورتیں بھی کہاں زیور ہر روز پہنے پھرتی ہیں۔ ایک آدھ چوڑی لے لی، ایک آدھ بندہ پہن لیا، چند گنتی کے ایسے زیور ہیں جنہیں وہ روزمرہ استعمال کرتی ہیں۔ اور آج کل تو مصنوعی زیور بھی ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی پوچھنے والی پوچھے تو پتہ چلے گا کہ اصلی ہیں کہ مصنوعی۔ ورنہ غریبانہ پہنچ میں بھی سجاوٹ کی روزمرہ کی چیزیں آچکی ہیں تو مراد یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی کو شادی کے موقع پر کسی اچھے موقع پر اپنا زیور دے دے خواہ عارضی دے تو چند موقعے جو زندگی کے ہوتے ہیں جس میں امیر بھی پہنتی ہیں ان میں غریب بھی پہن لیں گی اور وہ بھی اس خوشی میں ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ تو اس کے لئے دراصل یہ عارضی خوشی بھی ایک دائمی خوشی کا رنگ رکھتی ہے۔ موقعوں پر ہی تو ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے موقع محل کی مناسبت سے عارضی طور پر عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنا کچھ دے دیا کرو۔ خواہ بعد میں واپس لے لو۔ وہاں حدیث میں خواہ بعد میں واپس لینے کا لفظ تو نہیں ہے لیکن انداز یہ ہے کہ جیسے وقتی طور پر تمہاری بہن کو ضرورت پڑی ہے تو کچھ اس کی ضرورت بھی پوری کر دیا کرو۔ تو فرمایا کہ تم شکوے بہت کرتی ہو اور شکوے کا حل کیا بتایا، اس مصیبت سے نکلنے کا حل۔ فرمایا خدا کی راہ میں صدقہ دیا کرو۔ یہی روایت سنن نسائی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی ہے اور باب قیام الامام فی الخطبۃ میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ایک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عید منانے کا طریق صحیح بخاری کتاب العیدین میں یوں بیان ہوا ہے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے پھر سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں نصائح فرماتے، اچھے کاموں کا حکم دیتے اور دیگر اوامر سے مطلع فرماتے۔ اگر آپ کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجوانے کا اعلان فرماتے۔ یعنی عید والے دن میں چونکہ کثرت سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ اب اس مہم پر اسلام کا ایک لشکر جانے والا ہے جو شامل ہونا چاہتا ہے شامل ہو اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم احکامات دیا کرتے تھے عموماً اس موقع پر ان کی دوبارہ تاکید فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔

پس ایک جگہ خواتین کے پاس جانے کا ذکر ہے عید کے بعد۔ دوسری جگہ یہ ہے واپس تشریف لے جاتے۔ مختلف لوگوں نے مختلف صورتوں میں دیکھا ہے اور عید چونکہ اس زمانے میں بھی، اب بھی بہت پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور کثرت سے لوگ آتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ ہر شخص ہر چیز پوری دیکھ لے۔ جو قریب ہے وہ زیادہ دیکھ لیتا ہے جو دور ہے وہ نسبتاً کم دیکھتا ہے۔

عید کے بعد کے جو مناظر ہیں وہ بھی روایات میں محفوظ ہیں۔ سارے تو نہیں مگر کچھ نہ کچھ ایسے دلکش نظارے ہیں جو آپ کے سامنے اس وقت رکھتا ہوں۔

☆...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ عید کا دن تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل گیت گا رہی تھیں۔ عربوں کے روایتی گیت تھے اور اس کے ساتھ کچھ میوزک انسٹرومنٹ (Music Instruments) تھے جن کے ساتھ وہ گا رہی تھیں۔ یعنی وہ جیسے مضراب وغیرہ یا ساز ہیں یہ تفصیل بیان نہیں ہوئی کیا تھے لیکن کچھ ساز ایسے تھے جو عربوں میں رائج تھے وہ بھی ساتھ بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے، مونہہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے اور سنتے رہے۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو بکر آئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبی ﷺ کے پاس شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اب یہ جو لفظ ہے ”شیطانی آلات“ اس کا اصل میں حوالہ ایک اور حدیث میں ہے۔ ایک دفعہ دور سے غالباً بنسری یا کسی اور چیز کی آواز آ رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپؐ نے دونوں انگلیاں کانوں پر رکھ کر کہا کہ یہ شیطانی آوازیں آ رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ شیطانی ان معنوں میں ہے کہ ہمیشہ کے لئے وہ بند ہے یا اس زمانے کے شیطانی رواجات جو ان گانوں کے ساتھ ہوا کرتے تھے، محافل ہوتی تھیں اور مختلف میلوں کے موقع پر گانے بھی گائے جاتے تھے، ساز بھی بجائے جاتے تھے اور دیگر شیطانی حرکتیں کی جاتی تھیں۔ یا یہ بھی معنی ہے کہ آئندہ شیطان نے ان ہتھیاروں کو بہت کثرت سے استعمال کرنا ہے اور ساری دنیا کے معاشرے کو میوزک کے ذریعے تباہ اور ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کی بجائے انسانی فطرت ان مصنوعی نغموں میں پڑ کر ان ہی میں اپنی جان گنوا بیٹھے گی۔ یہ بھی ایک پیشگوئی کا رنگ تھا۔

مگر اس کے بر محل استعمال کے متعلق اب یہ حدیث ہے کہ جب بر محل استعمال ہو اور شاذ کے طور پر ہو تو یہ فطرت کے خلاف نہیں ہے۔ پس حضرت ابو بکرؓ کے ذہن میں غالباً ایسی کوئی باتیں ہونگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے یہ کہنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ نے یہ اندازہ لگایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم طبیعت کے لحاظ سے بہت شرمیلے ہیں اور کسی کی دل شکنی کے ہر موقعہ پر احتراز فرماتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ناپسند تو کر رہے ہوں اور چونکہ منہ دوسری طرف تھا اس سے شاید یہ اندازہ لگایا ہو کہ ناپسندیدگی کا اظہار ہے اور عائشہؓ کو سمجھ نہیں آئی۔

لیکن اس میں ایک اور پہلو بھی ہے کہ اگر شرعاً ناجائز سمجھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طبیعت کی حیا کبھی بھی اس بات میں مانع نہیں بنی۔ ایک پسند ناپسند کی بات، ہلکے انداز کا قصور جو لمم سے ملتا جلتا ہو یہ اور بات ہے مگر لمم نہیں لمم سے ملتا جلتا ہو اس کے قریب تر مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے آپ کے گھر میں آپ کی زوجہ مبارکہ شریعت کی خلاف ورزی کر رہی ہوں اور رسول اللہ ﷺ منہ دوسری طرف کر کے لیٹ جائیں یہ ناممکن ہے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بھی سمجھا بہر حال اپنی بیٹی کو نصیحت کی کہ ہیں! محمدؐ رسول اللہ کے گھر میں یہ شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں۔ اس پر حضورؐ حضرت ابو بکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ان بچیوں کو کچھ نہ کہو۔ جب حضور کی توجہ ہٹی تو پھر میں نے اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں کہ جاؤ اب ٹھیک ہے اور یہ عید کا دن تھا۔

اور عید ہی کے دن کہتی ہیں کہ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ میرے پوچھنے پر یا فرماتی ہیں کہ شاید از خود پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے پوچھا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا اپنے طور پر خیال آیا اور از خود ہی مجھے فرمایا تو دیکھنا چاہتی ہے؟۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ اس پر آپؐ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا۔ اب یہ بھی دیکھیں کہ کتنا ایک پاکیزہ نظارہ ہے۔ اور ان مولویانہ دماغ والوں کے لئے ایک سبق ہے اس میں کہ بعض تو کوئی لوگوں کے سامنے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے یا سیر پر جاتے ہوئے یا بعض دفعہ ائرپورٹ پر یا کسی جگہ تو مولویوں کی طبیعتیں بھڑک اٹھتی ہیں کہ دیکھو یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک حبشیوں کا نظارہ دیکھ رہے ہیں، لوگ اور بھی ہیں، اس طرح نظریں پڑتی ہونگی۔ اگرچہ مسلمانوں کی تو پڑتی ہونگی تو جھک بھی جاتی ہونگی مگر آج بھی تو مسلمان ہی ہیں جو اعتراض کرتے ہیں، ان کی نظریں کیوں نہیں جھک جاتیں۔ سوال یہ ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دیکھ رہے تھے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس طرح دیکھا کہ اوپر سے سر آگے نکالا ہوا اور گال سے گال لگا ہوا تھا۔ کہتی ہیں اس طرح مجھے کھڑا کیا رخسار پر رخسار تھا...... آپ انہیں کہتے تھے اے بنی ارفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ وہ رکتے رہے تو فرمایا: نہیں جاری رکھو، جاری رکھو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کافی ہے؟۔ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا چلی جاؤ۔ تو یہ ایک عید منانے کا انداز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عید کے بعد وقت گزارا اس کا ایک نظارہ ہے۔

☆...... سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان کے دو دن وہ ہر سال منایا کرتے تھے۔ یعنی مدینہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے ہیں تو اہل مدینہ کی بھی دو عیدیں ہوا کرتی

۞ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۞

أَطِعْ أَبَاكَ

۞ اپنے باپ کی اطاعت کر ۞

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

تھیں۔ گو وہ اسلامی عیدیں نہیں تھیں مگر اور دن تھے سال میں اس میں وہ کھیلتے کودتے اور دل بہلانے کے سامان کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کے بدلہ تمہارے لئے بہترین دن مقرر فرمادئے ہیں۔ یعنی یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔ یہی روایت سنن النسائی کی کتاب صلوٰۃ العیدین میں بھی موجود ہے۔

سنن ابن ماجہ کتاب اقامت الصلوٰۃ میں لکھا ہے مغیرہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ لیاز الاشعری عید کے موقع پر الانبار تشریف لے گئے۔ الانبار ایک جگہ کا نام ہے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ دف کے ساتھ گیت نہیں گاتے جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں گائے جاتے تھے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت تو یہ ہے کہ گھر میں یہ واقعہ ہوا لیکن اس کی خبر پھیلی ہو گی ضرور اور صحابہ میں بھی یہی رواج ہو کہ عید کے دن اس زمانہ کی جیسی بھی سادہ پاک میوزک تھی اس کے اوپر وہ دف پہ خواتین گھر میں گاتیں اور خوشیوں کے دن گانوں کے ساتھ منائے جاتے تھے۔

بخاری کتاب العیدین میں ہے، حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک بار نماز پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ یہ روایت بھی اسی واقعہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ جو زندگی کا آخری حصہ تھا جس میں جسم میں کمزوری واقع ہو چکی تھی۔ حضرت بلالؓ نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جارہی تھیں۔

آنحضرت ﷺ کا لباس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عید کے دن یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی حدیث ہے جس کی روایت حضرت امام شافعی کی کتاب ام الکتاب صلوٰۃ العیدین میں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک دوست جو مشرق وسطیٰ سے ہو کے آئے تھے وہ میرے لئے ایک دو چغے لے آئے تھے اور پہلے میں نے چونکہ بعض دفعہ پہنے تھے اس لئے ان کا اصرار تھا کہ خواہ ایک دفعہ پہنیں لیکن لوگوں میں یہ چغے پہن کر آئیں۔ تو پہلے تو میرا ارادہ نہیں تھا کیونکہ ذاتی طور پر جبہ پہننا میرے مزاج کے خلاف ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کی خاطر پہنے اور اس پر پھر اتنے اصرار شروع ہوئے کہ مجبوراً لوگوں کی خاطر ایک سے زائد دفعہ بھی پہننا پڑا۔ لیکن گرمیوں کے بعض دنوں میں میں نے ویسے بھی اس میں آرام محسوس کیا کیونکہ تنگ کپڑے جو بدن سے چپٹے ہوں زیادہ گرمی میں تکلیف دیتے ہیں۔ تو پھر اس وجہ سے کہ وہ سہولت کا لباس ہے اس سے بھی زیادہ کچھ دن پہنا مگر پھر ترک کر دیا۔ کیونکہ میری عادت نہیں ہے۔

کل سوچ رہا تھا کہ اس کو پہنوں لیکن طبیعت مائل نہیں تھی پھر جب یہ روایت سامنے آئی تو میں نے کہا آج تو پہننا چاہئے مگر وہ ان بے چاروں کی قسمت ایسی ہے آج نہیں ہو سکتی یہ بات۔ وہ جبہ اتنا بڑا تھا، اتنا لمبا تھا کہ ایک دوسری حدیث کے مضمون سے ٹکرا رہا تھا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے۔ ایک نیکی کی نیت کریں ایک حدیث سے، دوسری حدیث سامنے آکھڑی ہوتی ہے کہ اس طرح نہیں۔ کیونکہ وہ پیچھے گھسٹتا جاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے چغے پہننے سے منع فرمایا ہے کہ جو امیرانہ ٹھاٹھ اس طرح رکھتے ہوں کہ جس طرح پیچھے ایک لباس بعض دفعہ یہاں شاہی خاندان میں رواج تھا کہ ملکہ کے لباس کے پیچھے اتنا بڑا کپڑا پیچھے سرکتا آتا تھا کہ اس کو کئی خواتین جو خود معزز ہوا کرتی تھیں وہ دم کی طرح پیچھے اٹھائے پھرتی تھیں اور یہ ملکہ کی شان تھی۔ تو شانیں جب بڑھ جاتی ہیں۔ تو وہ اس قسم کے تمسخر انگیز، تمسخر آمیز نظارے پیدا کر دیتی ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چونکہ یہ پسند نہیں فرمایا اس لئے میں نکال کے لایا، جب پہنا تو میں نے کہا اب تو مشکل ہے مجبوری ہو گئی ہے اس لئے اتار آیا ہوں۔ لیکن نیت چونکہ تھی اس سنت کو پورا کرنے کی اس لئے امید رکھتا ہوں کہ اللہ کے ہاں میں یہ سنت پورا کرنے والا ہی شمار ہونگا۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ ایک حدیث دوسری حدیث کے مقابل پر کمزور ہو جاتی ہے اور ایک کو غلبہ ہے دوسری اس کے مقابل پر مغلوب ہے اس کی ایک اور مثال احادیث ہی میں سے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی ایک اور اسی چغے کے تعلق میں۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایک بہت ہی خوبصورت جبہ جو ریشم کا تھا وہ لیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! بروز عید نیز وفود جب آیا کریں گے اس وقت حضور اکرم ﷺ یہ جبہ پہن کر آیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں یعنی ریشم کا لباس مردوں کو زیب نہیں دیتا اور اگر مرد ریشمی لباس پہنیں گے تو پھر ان کا آخرت کے لباس میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ تو اس طرح یہ متضاد حدیثیں نہیں ہیں۔ ایک غالب ہے اپنے عمومی حکم کی وجہ سے، ایک مغلوب ہے اپنے خاص دائرہ سے تعلق رکھنے والی ہے۔ اب عورتوں کے لئے حرام نہیں ہے مردوں کے لئے منع ہے۔

اب وہ جو مردوں والی حدیث ہے یہ غالب ہے۔ خوبصورت جبے پہننا جائز ہے مگر ریشم کا نہ ہو یا اس پر ھیۃ سونے کا کام نہ ہو۔ پس اس طرح استنباط ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جبے پہنے اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ ایسے خوبصورت جبے تھے بعض دفعہ ایسے دلکش تھے کہ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم باہر نکلے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی محمدؐ رسول اللہ کو۔ اتنے خوبصورت دکھائی دے رہے تھے کہ چاند پھیکا پڑ چکا تھا۔ کوئی اس کی حیثیت نہیں تھی۔ تو زینت مومن کی شان کے خلاف نہیں مگر وہ زینت جو تقویٰ کے دائرہ میں ہو، جس پر لباس التقویٰ کا اطلاق بھی ہو سکے۔ لباس التقویٰ کو چھوڑ کر پھر کوئی زینت، زینت نہیں رہتی۔

☆...... سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ پیدل جایا کرتے تھے عید کے لئے کیونکہ عید کی جگہ اکثر باہر ہوا کرتی تھی اس لئے وہاں تک جانے کے لئے سواری بھی استعمال ہو سکتی تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ عید کے لئے پیدل جائیں۔ اور بچپن میں قادیان میں مجھے یاد ہے جب عید گاہ وہاں ایک مقبرہ تھا پرانا اس کے قریب کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی تو وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پیدل جایا کرتے تھے اور ہم سارے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ کافی لمبا جلوس بن جایا کرتا تھا اور اسی طرح واپس بھی پیدل ہی آتے تھے اور واپسی پہ رستے بدل لیا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ چنانچہ محمد بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ پیدل جاتے۔ جس رستے سے جاتے اس سے مختلف رستے سے واپس آیا کرتے تھے یعنی ایک جانے کا رستہ کچھ حصہ اس کا مشترک ہو بھی تو پھر کاٹ کر دوسری طرف سے آیا جائے تو یہ دو رستے بن جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھے جاتی دفعہ پرلی طرف سے جانا پڑے گا۔ پہرے دار یہاں نہ کھڑے ہوں، بڑا دروازہ دوسرا کھولیں۔

☆...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور بخاری میں ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کے لئے الگ الگ رستے اختیار فرماتے۔ یہ وہی روایت ہے جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ بخاری کتاب العیدین۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ جسے ہم چھوٹی عید یعنی عید الفطر کہتے ہیں اس میں ضرور جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے۔ اور وہ جو قربانی کی عید ہے اس میں جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے اور عموماً عید تک وہ روزہ بن جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اسی قربانی کے گوشت سے کچھ کھانا چاہتے تھے جو خدا کے حضور پیش کرنا ہوتا تھا۔ پس جن لوگوں نے اس دن قربانی دینی ہو ان کے لئے یہی اعلیٰ طریق ہے کہ وہ قربانی جب اگر اتنے وقت میں ممکن ہو کہ ذبح ہو جائے اور کچھ کھایا جاسکے کیونکہ مشقت میں پڑنا مراد نہیں ہے عید والے دن۔

صبح عید جلدی بھی ہو جایا کرتی تھی اس زمانہ میں اور عادتیں اس قسم کی نہیں تھیں جیسے آج کل کے زمانہ میں ہیں کہ صبح اٹھ کر چائے کی پیالی نہ پئیں تو سارا دن سر درد میں مبتلا رہیں۔ تو اس لئے اس سادہ دور میں یہ بات مشقت کا مظہر نہیں ہے بلکہ ایک سنت ہے، محبت کے نتیجہ میں جو قربانی خدا کے حضور پیش کرنی ہے اسی میں سے کچھ کھایا جائے اور جنہوں نے نہیں کرنی ان کا یہ مطلب تو نہیں کہ تین دن بعد قربانی کریں تو تین دن بھوکے رہیں۔ اس لئے استنباط موقع اور محل کے مطابق کیا جاتا ہے۔ بہر حال اس عید پر تو یہ ثابت ہے کہ ہمیشہ جانے سے پہلے کچھ کھایا کرتے تھے اور اس روایت میں ہے کہ کھجوریں پسند فرماتے تھے کہ عید سے پہلے چند کھجوریں کھا لیتے تھے اور روای یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کھجوریں طاق مقدار میں ہوتی تھیں، جفت نہیں ہوتی تھیں یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو جتنی بھی ہوتی تھیں۔ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے تھے کیونکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ خدا ایک ہے اس لئے طاق سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیشہ طاق کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نمازیں بھی دیکھیں طاق بنا دیں۔ فرائض میں مغرب کی تین رکعتوں نے سارے فرائض کو طاق کر دیا۔ نوافل میں وتر کی تین رکعتوں نے سارے نوافل کو طاق کر دیا۔ تو یہ مضمون ہے مگر بنیادی طور پر محبت کا مضمون ہے۔ کوئی منطق فلسفہ کی بات نہیں ہے ورنہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں، جوڑا جوڑا کیوں بنایا۔ خدا نے ہر چیز کو جوڑا بنایا۔ اس لئے یہ بحثیں اگر اس طرح آگے چلائی جائیں تو لغو باتیں بن جائیں گی۔ جوڑا جوڑا ہی بنایا ہے مگر بعض حالات میں جہاں طاق کا مضمون اطلاق پاتا ہے وہاں طاق اچھا لگتا ہے۔ پس اس سے زیادہ اس میں ضرورت سے بڑھ کر تردد و تفحص کی ضرورت نہیں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ عید الفطر پڑھنے گھر سے نکلے تو آپ نے دو رکعت نماز عید پڑھائی اور دو رکعت عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل ادا نہیں کیا۔ اس لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ عید سے پہلے اور بعد نوافل کا کوئی رواج نہیں ہے اور صرف دو رکعتیں عید ہی ہیں جو اس دن کا نفل ہیں یا اس دن کے پہلے حصے کا نفل ہیں۔

☆...... ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز نوجوان لڑکیوں کو بھی عید پر آنے کی تاکید کرنے کا اعلان فرمایا۔ یعنی ان کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دو کہ نوجوان بچیاں بھی آئیں اور جنہوں نے شرعاً نماز نہیں پڑھنی وہ بھی آئیں اور وہ نماز نہ پڑھیں، مگر عید کی

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

دوسری تقریبات میں شامل ہوں اور پھر یہ بھی فرمایا کہ وہ جو چادریں اوڑھے ہوتی ہیں، چادر اوڑھنے والیاں یہ نہ سمجھیں کہ ہم چونکہ چادر اوڑھتی ہیں، ہمارا پردہ سخت ہے، ہمیں جانے کا حکم نہیں۔ فرمایا چادر والیاں بھی آئیں اور ہم سب دعا میں شامل ہوں۔ یہ مقصد تھا حضور اکرم ﷺ کی ہدایت کا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض ایسی ہیں جو پردہ دار ہیں، شرم رکھتی ہیں یعنی ان معنوں میں کہ ان کے پاس چادر کوئی نہیں ہے، وہ کیا کریں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دوسری عورت اپنی بہن کو اپنی اوڑھنی پہنا دیا کرے یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ تو وہ جو میں نے پہلے ضمناً ذکر کیا تھا وہ بھی حدیث ہے کہ وقتی طور پر جب خوشیوں کے موقعے ہوں تو اپنی غریب بہنوں کی ضرورت پر خود نظر رکھنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنی امیر بہنوں سے مانگ لیا کریں۔ دیکھیں کیسی صاف بات ہے۔ فرمایا ہے جو دیکھنے والی عورتیں ہیں وہ دیا کریں ان کو، نہ کہ بے چاریاں مانگتی پھریں۔

جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عید کا تعلق ہے وہ بعینہ اسی طرح ہوتی تھی جیسا کہ احادیث میں ذکر ملتا ہے۔ اور وہی عید وراثتاً ہم لوگوں نے بھی پائی۔ ان معنوں میں کہ ان صحابہ کو بھی دیکھا جن میں کبار بھی شامل تھے۔ بعد میں آنے والے صحابہ بھی تھے اور حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بھی عیدیں پڑھتے دیکھا، عیدیں مناتے دیکھا۔ یہی رنگ تھا عیدوں کا جو اس زمانے میں بھی جاری رہا۔ کچھ کھیل کود بھی ہو جایا کرتی تھی، کچھ میچز (Matches) ہو جایا کرتے تھے اور خوشیوں کے طریق اور بچے مل کے گاتے تھے۔ تو یہ عیدیں جو ہیں اسی طرح ابھی بھی جاری کرنی چاہئیں اور وہ بات جو میں نے کہی تھی کہ اپنے غریب بھائیوں کی اور بہنوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہوں۔ اس کا اس حدیث سے استنباط ہوتا ہے کہ جس کے پاس چادر نہیں اس کو چادر دیں۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ دے کر واپس لے لیں لیکن انداز ایسا ہے کہ گویا عارضی طور پر دے دیں۔ عارضی طور پر بھی دیں تو بسا اوقات دینے والا بھی شرم محسوس کرتا ہے واپس لیتے ہوئے اور میں سمجھتا ہوں کہ احمدیوں میں یہ حیا بہت ہونی چاہئے۔ جس بہن کی ضرورت کی خاطر دیا ہے ایک دفعہ کھل گیا تو پھر حیا مانع ہو جانی چاہئے کہ وہ واپس کریں تو وہ واپس لے لیں۔ اور یہ انسانی فطرت ہے۔

☆......ایک نیکی کی توفیق ملتی ہے تو دس نیکیوں کا ثواب اس لئے بھی ملتا ہے کہ دس نیکیوں کی بھی توفیق مل جاتی ہے اور پھر وہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں اس لئے یہ جو مضمون ملتا ہے کہ کہیں دس (۱۰) نیکیوں کا ثواب، کہیں سو (۱۰۰) نیکیوں کا، کہیں بے حساب، تو یہ اللہ کے بندوں کے خدا سے تعلقات کے مختلف مراحل ہیں، مختلف صورتیں ہیں جو ان کے لئے ثواب کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر خدا سے تعلق والا اس طرح نیکی میں بڑھے کہ ہر نیکی ایک لذت پیدا کرے اور اس کے نتیجہ میں دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے تو پھر اس کا ثواب بھی لامتناہی ہوتا چلا جاتا ہے جو حد توفیق اور حد استطاعت تک نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے پھر اللہ اس حد پہ رکتا نہیں وہاں سے پھر بے حساب کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بندہ جو خدا کی خاطر اپنی حد تک پہنچتا ہے اس کی جزا تو یہ ہے کہ خدا اپنی حد تک پہنچے اور وہ بے حد ہی ہے، لامتناہی، جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ تو اللہ سے تعلقات قائم کرنے کے لئے ان باتوں کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آپ کی محدود چیز ہے وہ ڈال دیں، لامحدود میں حصہ پا لیں۔ آپ کے برتن میں اگر تھوڑی گنجائش ہے تو سارا دے دیں تاکہ خدا کا برتن جو لامحدود ہے اس میں آپ کا حصہ بن جائے۔ یہ وہ مضامین ہیں جن کا نیکی کے عدل اور احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی روح کے مطابق دنیا میں عیدیں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ عید کی خوشی میں سب احباب کے لئے میٹھے چاول پکوائے اور اس زمانہ کے سادہ معاشرے میں میٹھے چاول بھی بڑی چیز سمجھی جاتی تھی۔ وہاں عام طور پر غریبانہ زندگی تھی۔ کبھی گھر میں لوگوں کے گُڑ کے چاول پک گئے تو پک گئے یا کہیں کوئی میٹھا مل گیا یا گُڑ کے ساتھ روٹی کھالی۔ مگر میٹھے چاول جو تھے جس کو زردہ کہتے ہیں آج کل تو ایک معمول کی عام سی چیز بن گئی ہے اس زمانہ میں ایک بڑی ٹریٹ (Treat) تھی۔ تو صحابہ نے محسوس کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو بڑی خاطر کی ہے اور میٹھے چاول سب کے لئے پکوائے۔ اس وقت گیارہ بجے کے قریب راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کا برگزیدہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاء سادہ لباس میں مگر ایک چوغہ زیب تن کئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ اس موقع پر یہ الہام بہت ہی سجتا ہے اور لکھنے والے نے خوب لکھا ہے کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاء، اللہ کا پہلوان حُلَلِ الْاَنْبِیَاء، انبیاء کے چوغوں میں آیا ہے، انبیاء کے لباس میں ملبوس ہو کے آیا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چوغہ پہنا کرتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جو آپ کو سادہ کپڑوں میں چوغہ میسر آیا وہ چوغہ زیب تن کئے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد پیش کی۔ یہ عیدوں کے رنگ ہیں جو انبیاء سے اور انبیاء کے عشاق سے ہم نے پائے اور انہیں کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب عید کے موقعہ پر مبارکباد کا جہاں تک تعلق ہے بعض دفعہ خدا نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو خوشخبریاں دی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

وبشرنی ربی و قال مبشرا
ستعرف یوم العید والعید اقرب

کہ مجھے خدا نے خوشخبری دی ہے۔ وَقال مبشراً اور مبشر بنتے ہوئے مجھ سے فرمایا یعنی خوشخبریاں دیتے ہوئے مجھ سے فرمایا ستعرف یوم العید کہ تو عید کا دن پہچان لے گا۔ جان لے گا اس بات کو جس کی ہم خوش خبری دے رہے ہیں تو عید کے دن معلوم کر لے گا کہ وہ کیا بات تھی۔ والعید اقرب اور ایک خوشی کی عید اس کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہوگی۔

یہ الہام لیکھرام کی اس موت کی صورت میں ظاہر ہوا یعنی پوری طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے سچا ثابت ہوا جو عید سے ملحقہ دن ہوئی تھی اور چونکہ الٰہی نشان کے طور پر تھی اس لئے اس کو بھی خدا نے یوم عید قرار دیا کہ والعید اقرب ایک ایسی عید ہے جو اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہوگی۔ دوسرا اس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔ ستعرف یوم العید کہ تم عید کا دن پہچان لوگے۔ وہ اپنی علامتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور وہ حقیقی عید ہے جو خدائی نشانات کے پورا ہونے کی عید ہے۔ پس اس عید کے لئے بھی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ عید جس کو ہم ہی نہیں بلکہ دنیا پہچان لے کہ ہاں اس کو عید کہتے ہیں۔ کثرت سے الٰہی نشانات پورے ہو رہے ہوں اس عید کا دن دیکھنے کی بھی توفیق عطا ہو۔

☆......ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام مکتوب میں لکھا کہ آج رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ عید کل تو نہیں پرسوں ہوگی۔ اس الہام پر میں پہلے بھی کچھ گفتگو کر چکا ہوں۔ یہ جو کل اور پرسوں کا معاملہ ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ کل نہیں تو پرسوں یہ ظاہری معنی ہیں جن معنوں میں یہ بات پوری ہو سکتی ہے، اطلاق پاسکتی ہے۔ مگر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی وہی استنباط فرمایا ہے جس کی طرف میری طبیعت بھی ہمیشہ سے مائل ہے۔ کہ یہاں کچھ اور وعدے ہیں خوش خبری کے اور کل پرسوں کا مضمون کل اور اس کے بعد آنے والے دن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ ایک محاورہ ہے۔ کل پرسوں کی بات ہے۔

میں نے بھی ایک دفعہ اپنے ایک شعر میں کہا تھا۔

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

تو جو اس محاورہ کو نہیں سمجھتے انہوں نے سمجھا کہ اس سال یا اگلے سال۔ یا اگلے سال یا اس سے اگلے سال۔ یہ کل پرسوں کی بات مراد ہے کہ جب آخر خوشیاں آجاتی ہیں اور غم پیچھے رہ جاتے ہیں تو یہ کل پرسوں کی باتیں دکھائی دیتی ہیں پھر۔ کتنے دن دیر ہوئی۔ بس کل پرسوں کی بات تھی وہ ہو گئی پوری۔ تو یہ بھی دعا کریں کہ ہماری عید بھی کل پرسوں کی عید بن جائے۔ ان معنوں میں جن معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا نے فرمایا عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔

پھر اس عید کی خوشخبریوں میں ایک الہام یہ ہے ۹ر فروری ۱۹۰۷ء کا "العید الآخر تنال منہ فتحاً عظیماً"۔ کہ ایک عید ہے جو اور قسم کی عید ہے۔ دوسری عید ہے جس کے ساتھ فتح عظیم نصیب ہوگی۔ وہ حاصل ہو جائے گی جو فتح عظیم ہے۔ تو یہ جو دن ہیں یہ بڑے اہم ہیں اور دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ عید بھی ہمیں عطا کرے جس کے متعلق یہ الہام بھی اپنی پوری شان سے پورا ہو۔ یہ سال خاص برکتوں کا سال ہے۔ اس میں تو مجھے ایک ذرہ کا بھی شک نہیں۔ مگر وہ برکتیں کس طرح کس شکل میں پوری ہوں گی یہ تو "تعرف یوم العید" والی بات ہی ہے۔ جب وہ خدا کے وعدے پورے ہوں گے تو چمکتے ہوئے سورج کے نشان کی طرح انسان پہچان لے گا پھر یہ شک کی گنجائش نہیں رہے گی کہ یہ مطلب تھا کہ وہ مطلب تھا۔.........

پس یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ عید ہمارے لئے لائے۔ "ستعرف یوم العید والعید اقرب" کہ ایک عید کے ساتھ دوسری عید ملی ہوئی ہو اور یا قریب ہو اس کے۔ اور ایک خوش خبری کے بعد خدا دوسری خوش خبری دکھائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ یہ بھی ۱۹۰۷ء کا ہے۔ "ساقیا آمدن عید مبارک بادت"۔ اے ساقی تجھے عید کی آمد مبارک ہو۔ اب وہ ساقی کون ہے۔ اصل ساقی تو ساقی کوثر ہیں، حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ پس جو وہی بادہ لٹانے والے ہیں وہی بادہ تقسیم کرنے والے ہیں ان کو عید کی مبارک دی جارہی ہے اور آج اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ اسی بادہ کو لے کر گھر گھر نکل کھڑی ہوئی ہے۔ مشکیزوں میں وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیضان کا بادہ ہے اور سب دنیا میں تقسیم کر رہی ہے اور خم پر خم لنڈھا رہی ہے۔ تو اس پہلو سے آپ سب اسی ساقی کے بنائے ہوئے وہ چھوٹے ساقی بن گئے ہیں جو اب دنیا میں پھیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عید اس پہلو سے مبارک کرے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عرفان اور فیضان کا نور آپ سب دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور دنیا والے دو دو ہاتھ آگے کر کے پی رہے ہیں۔ یہ جو میں بات کہہ رہا ہوں اس کے پیچھے ایک لمبی تفصیل ہے۔ کس طرح خدا دلوں کو پلٹ رہا ہے، کس طرح خدا تعالیٰ رؤیا کے ذریعہ، بعض دفعہ کشوف کے ذریعہ لوگوں کو تیار کر رہا ہے اور وہ دوڑے چلے آتے ہیں کہ ہمیں بھی کچھ دو اس فیض سے۔ پس یہ عید ہے جو ہوگی انشاءاللہ۔ دعائیں کریں کہ جلد تر ہو۔

اور پھر وہ عید ہے جو جماعت کی فتح کی ایسی عید بھی آنے والی ہے کہ جس میں دوسرے شامل ہونے سے متردد ہوں گے، تکلیف محسوس کریں یا جو بھی صورت ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی ۱۹۰۷ء کا الہام ہے۔ عید تو ہے چاہے کرو نہ کرو۔ خوشیوں کا دن تو آگیا اب مناؤ نہ مناؤ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چھٹی ہے تمہیں، عید ہے چاہے تو کرو، ایک محاورہ ہے۔ اب تمہارے نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ عید تو آگئی، غلبہ تو ظاہر ہو گیا۔ اب شامل ہونا ہے تو ہو، نہیں تو نہ

سکیں۔ تمہارے نہ ہونے سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ تو اللہ کرے کہ یہ ساری عیدیں جن کا الہامات میں ذکر ہے اور ہمیں قریب آتی دکھائی دیتی ہیں ان کو جلد تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان عیدوں کے سانسوں میں سانس ملا کر سانس لیں۔ ان کی خوشیاں ہمارے رگ و پے میں پیوستہ ہوں۔ اللہ کرے کہ وہ رونق کے دن جو آرہے ہیں اور بڑھتے چلے جارہے ہیں ایک بھرپور بہار میں تبدیل ہو جائیں۔ ایسی بہار کہ سوکھے ہوئے پودوں کو یہ کہہ سکیں کہ بہار تو ہے چاہے مناؤ یا نہ مناؤ۔

اس ضمن میں جو بعض خوش خبریاں چھوٹی چھوٹی۔ میں نے اس لئے یہ تمہید باندھی تھی خوش خبریاں بتانے سے پہلے کہ کہیں یہ خطرہ نہ آنے شروع ہو جائیں کہ وہ بات پوری ہو گئی بعد گیارہ، وہ اور بات ہے۔ میں نے سمجھا دیا ہے۔ یہ جو خوشخبری ہے اس کا ایک کا تعلق یو۔کے۔ (U.K.) جماعت سے ہے۔ وہ جماعت کے لئے مرکزی مسجد جس کے لئے بڑی دیر سے تمنا کی تھی اور تحریک کی جا چکی تھی۔ اب اللہ کے فضل سے اس کی کارروائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔ کہتے ہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہو گیا۔ مراد یہ ہے کہ جو شرطیں زبانی طے ہونے والی تھیں وہ ہو چکی ہیں۔ جو رسمی تحریریں ہیں شاید وہ باقی ہیں۔ پس جماعت یو۔کے۔ کو بہت بہت مبارک ہو۔

اور ان کو شاید اکثر کو علم نہیں کہ اس کے خلاف کیسی کیسی سازشیں کی گئی ہیں۔ بھرپور سازشیں جماعت کے دشمنوں کی طرف سے کی گئیں، یہاں تک کہ یہاں اس سارے علاقہ میں جماعت کے خلاف زہر پھیلایا گیا کہ یہ تو مسیح کے دشمن ہیں، تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اور ان کو اپنے اندر جگہ دو گے جو مسیح کے متعلق ایسی ایسی باتیں کرنے والے کے غلام ہیں۔ اور بھی بہت سے فتنے اٹھائے گئے۔ کرائے کے ٹٹو بلوائے گئے، شور مچائے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ جس کسی عطا کا فیصلہ کر لیتا ہے تو ایسے لوگوں کو کچھ بھی توفیق نہیں ملتی۔ ساری باتیں ان کی رائیگاں گئیں اور اس کونسل کے جو کونسلرز ہیں انہوں نے سب باتیں سننے کے باوجود پہچانا کہ یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا آپ بالکل فکر نہ کریں۔ ہمیں پتہ ہے کہ حاسد لوگ ہیں۔ محض حسد کر رہے ہیں اور آپ سے بہتر اور شریف جماعت ہمیں میسر نہیں آسکتی۔ اس لئے ہماری طرف سے دروازے کھلے ہیں، شوق سے آئیں۔ ان لوگوں کی تنگ نظری کی وجہ سے اگر کچھ ہمیں شرطیں لگانی پڑ رہی ہیں تو آپ کا ہمارے ساتھ جب رابطہ بڑھے گا اور سب لوگ دیکھیں گے اور آپ کو پہچانیں گے اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہونگے تو پھر پابندیاں بھی آہستہ آہستہ اللہ کے فضل کے ساتھ دور ہو جائیں گی۔ تو ان شرائط کے ساتھ جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم نے اس بات کو قبول کر لیا ہے۔

انشاء اللہ اب آئندہ اس کی تعمیر کا دور شروع ہو گا۔ جیسا کہ پہلے حصے میں جماعت نے قربانیاں دی ہیں ابھی کچھ ضرورت ہے۔ باقی امید ہے امیر صاحب دورہ کریں گے۔ یو۔کے۔ کا اور ایک بلال کو بھی ساتھ لے جائیں، جھولی پھیلانے والے کو۔ اللہ توفیق دے یہ دورہ بہت کامیاب ہو اور جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو۔ میرا خیال تھا اور کچھ میں نے امیر صاحب کو امید بھی دلا دی تھی غلطی سے کہ فکر نہ کریں جو زائد ہو گا، ضرورت ہو گی وہ ہم جماعت کے مرکزی فنڈ سے دے دیں گے۔ لیکن ایم ٹی اے کی ضروریات زیادہ غالب ہیں۔ ان کا سب دنیا سے تعلق ہے اور بہت بڑے بڑے سودے ہمیں عالمی سطح پر کرنے پڑے ہیں جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وقار کو، جماعت کے تعارف کو بہت بڑی تقویت حاصل ہو گی۔ اور ایسے ایسے سودے ہیں جن کے نتیجہ میں انشاء اللہ امریکہ، کینیڈا اور جنوبی امریکہ کے کسی حصہ تک انشاء اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹے اب پیغام پہنچ سکے گا۔ اور اس سلسلہ میں بھی وہ آخری شرائط طے عملاً ہو چکی ہیں ان کی بعض تفاصیل رہتی ہیں مگر ایک اور فائدہ اس کا یہ ہو جائے گا کہ امریکہ ہمارے پروگرام بھی سنا سکے گا اور اپنے پروگرام بھی، وہاں کے مقامی پروگرام اپنی ضرورت کے مطابق چوبیس گھنٹے کے زائد وقت میں جتنے چاہے دے سکے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے ہماری نئی نسلوں کی ضرورتیں بہت پوری ہو جائیں گی اور امریکہ میں ایک تبلیغ عام کا ایک دور شروع ہو جائے گا۔

پس یہ بہت بڑی خوش خبری ہے لیکن اتنی بڑی خوش خبری ہونے کے باوجود میں یہ نہیں کہتا کہ بعد گیارہ کی پیش گوئی پوری ہو گئی۔ تھوڑا مانگ لیا تو باقی کیا کریں گے پھر۔ اس لئے ہم نے ہاتھ پھیلائے ہی رکھنا ہے کہ اللہ میاں جزاك اللّٰہ۔ اللہ میاں کو آدمی جزاك اللّٰہ نہیں کہہ سکتا مگر بعض دفعہ بے ساختگی میں نکل جاتی ہیں ایسی باتیں۔ کہ اے اللہ تیرا بہت بہت شکریہ لیکن کچھ اور چاہئے۔ ہمارا دامن وسیع ہے اور تیری رحمت بے انتہا ہے۔ اسے ایسا بھر کہ چھلکنے لگے۔ ان دعاؤں کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اس ضمن میں جنہوں نے بہت محنت کی ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ ہمیں رشین ٹیلی ویژن کے چنگل سے نجات بخشنے میں بہت ہی کام کیا ہے وہ اور ان کے ساتھ کام کرنے والے دو ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان خدمات میں نمایاں حصہ لے گئے اور نمایاں برکتیں پا گئے تو ان برکتوں کے خیال کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، آپ کے اس کپڑے میں سے جو ذاتی طور پر میرے حصہ میں میری والدہ کی طرف سے آیا تھا اس میں سے کچھ ٹکڑا اس سند کے ساتھ کہ آپ کی نیک خدمات کے نتیجہ میں یہ تبرک میں آپ کو دے رہا ہوں میں نے سوچا ہے کہ آج عید کے موقع پر ان کو دے دیا جائے تاکہ اس عید میں یہ بھی ان کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے شامل ہو جائیں۔

(رفیق) حیات صاحب نے شروع کر دیا تھا۔ کام زیادہ نصیر شاہ نے کیا ہے۔ لیکن حیات صاحب اول تھے جن کے دماغ میں یہ آئیڈیا آیا تھا کہ نصیر شاہ کرے گا۔ ماشاء اللہ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرک کا ٹکڑا ہے۔ یہ قمیص جو گرمیوں میں ہلکی ہلکی قمیص پہنا کرتے تھے، ململی۔ یہ اس قمیص سے لیا گیا ہے جو بدن کے ساتھ چسپاں رہتی تھی اور اس زمانہ میں گرمی کے دنوں میں پسینے بھی زیادہ تھے کیونکہ ٹھنڈک کے مصنوعی سامان نہیں تھے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس قمیص میں بارہا آپ کا پسینہ جذب ہوا ہو گا۔ اللہ مبارک کرے۔ آئیں جی سید نصیر شاہ صاحب جو ماشاء اللہ بہت عقل کے ساتھ، بہت حکمت اور پیار سے سب دنیا سے انہوں نے رابطے کئے اور جنون بنا لیا اور جب تک کامیابی نہیں ہوئی اس وقت تک رکے نہیں خدا کے فضل سے۔ بارك اللّٰہ لكم ۔ السلام علیکم۔

(اس کے بعد حضور نے تبرک دونوں احباب میں تقسیم فرمایا اور السلام علیکم کہہ کر تبرک دینے کے بعد بارك اللّٰہ لكم کی دعا دی۔ ساتھ دوسرے احباب نے بھی مبارک باد دی اور حضور نے فرمایا): آیئے اب اس کے بعد خطبہ ختم ہو گا اور ہم دعا میں شامل ہونگے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:

وہ ہمارے بھائی جو عید میں شریک ہیں، مختلف جگہ اس وقت، وقت عید کا یہ تو سب جگہ یکساں نہیں مگر شامیں ہیں کہیں، کہیں صبحیں ہیں ان سب کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ سارے اجتماع چاہتے ہونگے کہ ہمارا ذکر بھی چلے۔ مگر وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے مجبوراً ہر ایک کا نام نہیں لیا جاسکتا۔ مگر میری تصور کی آنکھ ان کو عید پہ آنے سے پہلے ہی سے دیکھتی رہی ہے۔ سارے Scan کرتا رہا ہوں۔ کہیں جاپان میں کبھی پہنچا، کبھی آسٹریلیا، کبھی انڈونیشیا، کبھی پاکستان، کبھی امریکہ، کبھی افریقہ تو بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں یہ عید دکھائی جارہی ہے یا کل دکھائی جارہی ہو گی۔ وہ سب ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ہم ان سب کو پھر ایک دفعہ مبارک باد دیتے ہیں۔

سب یادوں سے زیادہ درد انگیز یاد اسیران راہ مولیٰ کی ہے اور وہ جن کو شہید کیا گیا، جن کے بچے بظاہر بے سہارا ہیں مگر خدا کے نظام میں، محمد رسول اللہ ﷺ کے نظام میں کوئی بے سہارا نہیں، کوئی یتیم نہیں ہے۔ اس لئے جماعت اپنے فرائض کو خدا کے فضل سے پوری طرح سرانجام دے رہی ہے۔ مگر جو دل کے معاملات ہیں وہ دل ہی کے معاملات ہیں ان کے دل ہی جلتے ہیں جن کے پیارے ان کے ہاتھ سے جاتے ہیں جن کی آزادیاں چھین لی گئی ہوں۔ تو اس پہلو سے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنی رحمت سے خود ان کے دلوں میں جگہ بنائے، ان کو پیار دے، ان کا سہارا بنے اور ان کی جزا کا دور جلد سے جلد شروع ہو۔ وہ جن کو خوشیاں پہنچی ہیں آج کے دن زائد خوشیاں پہنچی ہیں اللہ ان خوشیوں کو بھی دائمی کر دے اور برکتیں بڑھا دے۔ وہ جن کو آج کے دن یا قریب کے دن میں غم پہنچے ہیں اللہ ان کے غم کاٹ دے اور ان کے لئے اپنی خوشیوں کے دور شروع کرے۔ ان دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور ان سب کارکنوں کے لئے جو دن رات احمدیت کی خدمت میں مگن ہیں اور یہ جذبہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ آیئے اب دعا کرلیں۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

☏ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سدرشن جی کے مشورہ پر ایک نظر ......

مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

ہندسماچار 13 نومبر کے شمارہ میں آر ایس ایس کے پرمکھ شری سدرشن جی کا ایک سجھاؤ کی خبر شائع ہوئی ہے خبر میں کہا گیا ہے ''ملک میں چلنے والے مدارس کے نصاب سے وہ چند آیات حذف کردی جائیں جو دیگر فرقوں کے ساتھ منافرت بڑھاتی ہیں آر ایس ایس کے تین روزہ اجتماع سے کل رات یہاں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی آیات اور حدیثیں جن میں جہاد کا ذکر ہے یا جو کافروں سے دوستی کو منع کرتی ہیں.....''

ہم شری سدرشن جی اور ان کے ہم خیالوں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں:

1. مسلمانوں کا چودہ سو سال سے یہ عقیدہ ہے اور رہے گا کہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس میں کسی آیت کی تبدیلی تو کیا کوئی زبر، زیر بھی حذف کرنے کا اختیار اس روئے زمین پر بسنے والے کسی انسان کو نہیں ہے۔

2. بھارت میں مقیم مسلمانوں کی تعداد تو ۱۷ کروڑ کے قریب ہے اس کے علاوہ ایک ارب مسلمان تو بھارت کے باہر ہیں جیسا کہ لکھا گیا کوئی مسلمان بھی اس مشورہ کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا بلکہ اس قسم کا بیان بعض کم علم مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کا باعث بن جائے گا۔ اور اگر اس سے متاثر ہو کر وہ کوئی جاہلانہ کاروائی کریں گے تو انہیں انتہا پسند اور دہشت گرد کہا جائے گا اور اس کے ذمہ دار اس قسم کا مشورہ دینے والے ہی ہوں گے، جو انہیں دہشت گردی اور انتہا پسندی تک پہنچانے کا موجب بن گئے۔ واضح رہے آیات وحدیثیں نہیں بلکہ اسی قسم کے مشورے وبیانات دہشت گردی کے رجحان کو ہوا دیتے ہیں۔

3. اگر بھارت ورش کے دلت اور پچھڑی جاتی کے لوگ یہ مطالبہ کریں کہ ویدوں اور منوسمرتی کی بعض عبارتوں کو حذف کر دیا جائے جس سے انسان اور انسان میں عدم مساوات ثابت ہوتا ہے تو کیا کوئی ہندو اس سجھاؤ کو مان لے گا، یقیناً نہیں تو پھر مسلمانوں کو یہ سجھاؤ کیوں؟

4. ہر سال دسہرہ کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر راون کا پتلا جلایا جاتا ہے یہ اس واقعہ کی یاد دلاتا ہے جب کہ شری رام چندر جی مہاراج کو راون جیسے پاپی انسان پر فتح نصیب ہوئی تھی۔ آج اگر کوئی یہ مطالبہ کرے کہ راون کے پتلے کو جلانا بند کیا جائے، اس سے اس جہاد کی یاد آتی ہے جو رامچندر جی نے راون کے خلاف کیا تھا، تو کیا یہ بات مان لی جائے گی؟ یا یہ مشورہ دیا جائے کہ مہابھارت کو تاریخ سے حذف کردیا جائے کیوں کہ اس میں ہزاروں انسانوں کا قتل ہوا تھا، تو کیا یہ سجھاؤ مان لیا جائے گا؟

5. یہ کہنا بھی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ مصر نے اسرائیل کی ایماء پر ایسی تمام باتیں حذف کردی ہیں۔ اگر بالفرض حذف بھی کردی ہوں تو مصر کوئی دنیا کے تمام مسلمانوں کا نمائندہ یا لیڈر تو نہیں ہے، جسکی تقلید تمام مسلمانوں پر فرض ہو۔

6. مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں انسانی زندگی میں پیش آنے والے تمام حالات ومسائل کے بارے میں تعلیمات وارشادات دئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ وہ صلح کے زمانے میں کیا کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی حملہ آور ان پر حملہ کرے تو اس صورت میں اپنا دفاع کیسے کریں۔ اب اگر کوئی یہ مشورہ دے کہ یہ دفاع والی آیتیں حذف کردیں، تو اس شخص کی سمجھ اور عقل پر رونے کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے۔

7. قرآن مجید مسلمانوں کو کسی ایسے شخص سے دوستی رکھنے سے قطعاً منع نہیں کرتا جو کہ مسلمان نہیں ہے۔ یہ ایک غلط اور بے بنیاد الزام قرآن مجید کی طرف منسوب کیا جارہا ہے۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے:

''نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی، اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے، وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔'' (41-35)

8. شری سدرشن جی اور ان کے ہم خیالوں کے نزدیک وہ آیات اور احادیث کون سی ہیں جن کو حذف کرنے کا مشورہ دیا جارہا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ ان کا صحیح اور حقیقی مفہوم ہی نہ سمجھ رہے ہوں۔ اگر وہ اس کی وضاحت کریں اور معین آیات کی نشاندہی کریں تو جماعت احمدیہ ان کو ان آیات کی صحیح تفسیر سمجھانے کی کوشش کرے گی۔

9. قرآن مجید کو نازل کرنے والا خدا تعالیٰ خود ہے اور اس نے خود ہی قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ ہم بڑے ادب واحترام سے عرض کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے متعلق اس قسم کے بیانات خدائی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہیں جو انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔

آخر میں ہماری دعا ہے خدا تعالیٰ بھارت میں بسنے والے سب ہی مذاہب کے لوگوں کو پیار ومحبت کے ماحول میں رہنے، اور اپنے دیش بھارت کو سب سے ترقی یافتہ دیش بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ رپورٹ شعبہ وقف نو بھارت

«محمد نسیم خان نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت»

الحمد للہ! پورے بھارت میں واقفین نو بچے اور بچیوں کی مجموعی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ (بشمول زیر کاروائی برائے حصول حوالہ جات نمبرز وغیرہ)

بھارت کے جملہ واقفین نو بچوں کیلئے 17 سال تک کا نصاب وقف نو مہیا کیا جاچکا ہے۔ علاوہ ازیں اس نصاب کا ملیالم ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ جس سے کیرلہ کے بچے استفادہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح تامل زبان میں بھی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور عنقریب شائع ہونے والا ہے۔

☆ بفضلہٖ تعالیٰ 32-30 جماعتوں سے باقاعدہ کارگزاری کی رپورٹیں بھی موصول ہو رہی ہیں۔

☆ ملیالم زبان میں بھی رپورٹ فارم دستیاب ہیں

☆ اسی طرح ملیالم زبان میں ایک ماہانہ وقف نو رسالہ ''ستارہ وقف نو'' کے نام سے بھی امسال اگست میں جاری کیا گیا ہے۔

☆ خاکسار نے امسال اڑیسہ، تامل ناڈو، کیرلہ، کرناٹک، آندھرا پردیش، اور کشمیر کی بڑی بڑی جماعتوں کا دورہ کیا اور وہاں کے واقفین نو کا جائزہ لیا۔

☆ امسال اڑیسہ، تامل ناڈو، کیرلہ، کشمیر، کرناٹک میں واقفین نو کے صوبائی اجتماعات ہوئے۔ جن میں 7 سال سے زائد عمر کے واقفین نو لڑکے شامل ہوئے۔ قابل ذکر ہے کہ کیرلہ کے وقف نو اجتماع میں 50 واقفین نو اور کشمیر کے صوبائی اجتماع میں 46 واقفین نو لڑکے جن کی عمر سات سال سے زائد ہے شامل ہوئے۔ یہ اجتماعات خدام الاحمدیہ کے صوبائی اجتماعات کے ساتھ کروائے گئے۔

☆ بفضلہٖ تعالیٰ بھارت کے سبھی صوبوں میں جہاں واقفین نو بچے ہیں وہاں کیریر پلاننگ کمیٹی موجود ہے۔

☆ اسی طرح ہر صوبہ میں صوبائی وقف نو سیکرٹری بھی موجود ہیں جو مرکزی ہدایات کے مطابق محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر نگرانی وقف نو کے کام سر انجام دیتے ہیں۔

☆ قادیان میں واقفین نو بچوں کی تعداد 250 ہے یہاں ہر سال واقفین نو بچوں کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ حضور انور کی منظوری سے قادیان میں وقف نو بچوں کا ایک اسکول ''اسکول وقف نو'' کے نام سے جاری ہے۔ جہاں چھوٹی عمر کے واقفین روزانہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت اس اسکول میں بچوں کی تعداد 45 ہے۔

☆ قادیان میں واقفین نو بچوں کو انگریزی اور عربی سکھانے کیلئے روزانہ کلاس لگتی ہے۔ جہاں دو اساتذہ ہر روز بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔

☆ صوبائی اور لوکل سیکرٹریان کے ذریعہ دفتر نے جائزہ لیا ہے کہ ہر ایک وقف نو بچہ جو اسکول جانے کی عمر کو پہنچ چکا ہے وہ اسکول جارہا ہے۔ اور بحیثیت مجموعی واقفین نو بچے غیر معمولی ذہین اور دینی رجحان رکھتے ہیں

☆ دفتر وقف نو بھارت میں ہر ایک بچے کی انفرادی فائل ہے جس میں ہر ایک بچہ کے متعلق ضروری کاغذات رکھے جاتے ہیں۔

☆ خاکسار کے دورہ کے علاوہ مکرم شیراز احمد صاحب آف چینئی نائب نیشنل سیکرٹری وقف نو کیرلہ، تامل ناڈو، کرناٹک وآندھرا پردیش کی جماعتوں کا دو بار دورہ کرچکے ہیں۔ اسی طرح مکرم محمد اسماعیل طاہر صاحب انچارج دفتر وقف نو نے آسام، بنگال، اڑیسہ، بہار اور کشمیر کی جماعتوں کا تفصیلی دورہ کیا ہے۔

☆ مرکزی ہدایات کے مطابق اب وقف نو کی اس تحریک میں نو مبائعین کو شامل کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں کاروائی کی جارہی ہے۔ محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ کی طرف سے بھی اس تعلق میں ایک سرکلر امراء کرام ونگران صاحبان کو بھجوایا گیا ہے۔ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ آئندہ دو سالوں میں بھارت میں واقفین نو کی تعداد دوگنی ہو جائے یعنی دو ہزار۔ وباللہ التوفیق۔

ملکی اجتماع: اس سال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ ملکی اجتماع منعقدہ 21-20-19 اکتوبر 2002ء بمقام قادیان کے موقعہ پر واقفین نو بھارت کا پہلا ملکی اجتماع ہوا۔

آخر پر دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

عید اور اس کی حقیقی خوشیاں

مکرم سی شمس الدین صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

عیدالفطر کے لفظ سے ہی ظاہر ہے کہ یہ عید روزوں کے بعد منائی جاتی ہے۔ جن لوگوں نے ماہ رمضان کے پورے روزے رکھے اور خدا تعالیٰ کی عبادت بجالائی اور اپنے گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کے سامان مہیا کئے ان کے لئے یہ عید ایک خوشی اور مسرت کی تقریب کے طور پر مقرر ہوئی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا دن ہے کہ ہماری عبادات و ریاضات محض اسی کی دی ہوئی توفیق کا ہی نتیجہ ہیں۔ پس عید کی نماز کی دو رکعتیں اور خطبہ اور دعا اور اس کے بعد خوشی منانا محض اللہ کے حضور سجدۂ شکر کے طور پر اس کی طرف سے برکت اور انعام ملنے کی خوشی میں مقرر ہوئے۔ اس لحاظ سے یہ تہوار خوشی و مسرت و شادمانی و فرحت و انبساط و سرور اور مبارک باد و تہنیت اور چہل پہل کا تہوار ہے۔ جس کا ایک مقصد تمام امت مسلمہ میں یگانگت اور مؤاخات باہمی میل جول اور تعاون و ہمدردی پیدا کرنا ہے۔

عیدالفطر انسان اس وقت مناتا ہے جبکہ وہ پورے ایک ماہ تک نفس کو قابو میں رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بدنی اور مالی عبادات کرنے کا ایک کورس پورا کر چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس ایک ماہ کے مجاہدہ کے دوران روزہ دار روزے رکھ کر کھانے پینے کے جائز افعال سے بھی اجتناب کرتا ہے۔ اس لئے عید کے روز وہی جائز اور حلال اشیاء اسے غیر معمولی تسکین اور خوشی اور طمانیت عطا کرتی ہیں اور روزوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہیکہ روزہ دار کو حرام کھانے یا حرام و ناجائز حرکات کے ارتکاب کرنے کی طرف میلان پر کنٹرول کی قوت عطا کرتا ہے۔

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انسانی نفس ہر خوشی و مسرت کے موقع پر حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور معصیت اور ناجائز اور غیر اخلاقی راہوں پر چل پڑنے سے بھی گریز نہیں کرتی چنانچہ ایام جاہلیت میں عربوں نے بھی جو سال میں دو دن عید اور خوشی کے مقرر کر رکھے تھے ان میں وہ خوب کھل کر جشن مناتے تھے اور اخلاقی حدود کو پھلانگ کر ہر جائز اور ناجائز حرکات کے مرتکب ہوتے تھے۔ جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور آپ نے اہل مدینہ کے ان تہواروں کی یہ کیفیت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر آپ نے مسلمانوں کے لئے ان 2 دنوں کے بدلے میں دو عیدیں مقرر فرمائیں اور اعلان فرمایا کہ:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کی بجائے جن میں تم کھیلتے اور فضول رنگ رلیاں مناتے ہو ان سے بہت بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دئے ہیں وہ ہیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ

اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ان دونوں عیدوں کے ساتھ کچھ اہم عبادات اور واجبات مقرر فرمادیئے تاکہ ایام جاہلیت کے تہواروں کی طرح انسانی نفس ایسے پر مسرت موقع پر بے لگام نہ ہو جائے اور اپنی انسانی اقدار اور دینی اخلاق کو کھو نہ بیٹھے۔

عید کے روز نہا دھو کر صاف ستھرے نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہن کر اور عطر لگا کر عید گاہ میں جمع ہونا اور نماز عید کے بعد اپنے عزیزوں اور دوستوں سے عید ملنا اور گھر میں آ کر عیدی کا حق رکھنے والے بچوں اور جوانوں میں عیدی بانٹنا اور اچھے کھانے اور اور سویاں وغیرہ کھانا اور پھر کچھ وقت کے لئے اپنے عزیزوں دوستوں کو ملنے کے لئے نکل جانے سے بے شک آپ کی عید کا حق ادا ہو جائیگا لیکن درحقیقت آپ کے فرائض و واجبات کی تکمیل اور حقیقی خوشی کچھ اور ہوتی ہے۔ چنانچہ حقیقی خوشی کا پہلا موقع اس وقت ملتا ہے جب کہ مومن کو یقین ہو جائے کہ رمضان کے صیام کے دوران اس نے اپنے خدا کو خوش کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

ترجمہ حدیث:: اللہ تعالیٰ نے جب اس کا بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو چٹیل میدان میں سفر کر رہا ہو اور اس کی سواری گم ہو جائے جس پر اس کا سامان خورد و نوش ہو اور وہ اپنی سواری سے ناامید ہو جائے اور کسی درخت کے پاس جا کر اس کے سایہ میں لیٹ جائے اس حال میں کہ وہ سواری سے مایوس ہو چکا ہو اسی اثناء میں وہ دیکھے کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے

اسی خوشی کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

ایک دن ان سب (جمعہ اور عیدین) سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش...... وہ دن کون سا ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر اور ہر عید سے بڑھ کر ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بد اعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا تھا اور اندر ہی اندر غضب الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کون سا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دے دے'' ملفوظات جلد ہفتم

ماہ رمضان کا ایک سبق غریبوں اور حاجت مندوں کی حاجت روائی ہے اور یہ بات خدا کو بے حد پسند ہے اور حقیقی خوشی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ انسان دوسروں کی خوشی کا بھی خیال رکھے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا اے ابن آدم میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی بندہ عرض کرے گا اے پروردگار میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ آپ تو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ ارشاد ہوگا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا بندہ عرض کریگا پروردگار میں تجھ کو کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو رب العٰلمین ہے ارشاد ہوگا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا پروردگار میں تجھے پانی کس طرح پلاتا جبکہ تو رب العٰلمین ہے ارشاد ہوگا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اس کو پانی نہیں پلایا کیا تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میرے ہاں ملتا (مسلم)

عید کی خوشی میں بھی اس بات کو مقدم رکھا گیا ہے اور غریبوں، مفلسوں، بیماروں، مجبوروں اور دکھ درد کے ماروں کو بھی فراخ دلی اور محبت سے ملنے کا حکم ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آج کے دن غریبوں کو خوش حال کرو'' آپؐ عید کے دن بڑوں بوڑھوں سے لے کر ننھے بچوں تک کی خوشی اور چہل پہل کا خاص خیال رکھتے ایک روایت ہے:-

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے لئے تشریف لائے لڑکے کھیل رہے تھے۔ ایک لڑکا ان لڑکوں کے پاس بیٹھا رو رہا تھا اور اپنے ہمجولیوں کے کھیل میں شریک نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا اے لڑکے تو کیوں روتا ہے اور ان لڑکوں کے ساتھ کیوں نہیں کھیلتا اس نے کہا میرا باپ غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا اور وہیں شہید ہو گیا۔ میری ماں نے دوسری شادی کر لی سوتیلے باپ نے میرا مال کھا لیا اور مجھے گھر سے نکال دیا اب میرے پاس نہ کھانے کو ہے نہ پینے کو نہ میرے پاس کپڑے ہیں اور نہ گھر۔ جب میں نے ان لڑکوں کو جو نئے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں دیکھا تو بہت دکھ اور رنج ہوا اور مجھے میرا باپ یاد آ گیا اس لئے میں رونے لگا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرے گا کہ میں تیرا باپ بن جاؤں اور تیری ماں عائشہؓ اور تیری بہن فاطمہؓ اور تیرے چچا علیؓ ہوں اور حسن حسین تیرے بھائی ہوں۔ لڑکے نے یہ باتیں سن کر ذرا غور سے دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ تو خود حضور مجھ سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں کیوں نہ راضی ہوں گا۔ آپ نے اسے اٹھا لیا اور اپنے مکان پر لے گئے اور اسے اچھے اچھے کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا اور اس کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آئے اس کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا اور باپ کی جدائی کا سارا غم دور ہو گیا اور پھر وہ ہنستا ہوا خوشی خوشی انہیں لڑکوں کے پاس آ گیا جب ان لڑکوں نے اس کی بدلی ہوئی حالت دیکھی تو کہنے لگے تو تو ابھی ابھی رو رہا تھا اور اب اس قدر خوش ہے اور یہ کپڑے تجھے کہاں سے ملے ہیں۔ لڑکے نے کہا پہلے میں بھوکا تھا اب سیر ہوں پہلے میں ننگا تھا اب اچھے سے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہوں پہلے یتیم تھا اب خدا کے رسول میرے باپ ہیں اور عائشہ میری والدہ ہے یہ سن کر ان میں سے ہر لڑکے نے خواہش کی کاش تیرے باپ کی طرح ہمارے باپ بھی غزوہ میں شہید ہو گئے ہوتے تاکہ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب ہو جاتی جو تجھے حاصل ہوئی ہے۔ پھر وہ لڑکا وفات تک حضورؐ کی خدمت میں بیٹے اور خادم کے طور پر حاضر رہا۔

عید کے موقعوں پر فضول خرچی سے بچنا چاہئے اللہ جل شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (بنی اسرائیل)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قریبی رشتہ داروں اور حاجتمندوں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو مگر فضول خرچی سے بچو۔ دوسری قوم کے رسم و رواج سے متاثر ہو کر عید کے موقعوں پر مسلمان بھی اب طرح طرح کی فضول خرچی میں مبتلاء ہو گئے ہیں مثلاً کارڈ بھیجنا وغیرہ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے بچے بلکہ بعض ادھیڑ عمر حضرات بڑی بڑی قیمتی کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں یہ بہت بُرا دستور ہے احباب کو چاہئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے'' (الفضل 15 ستمبر 1917)

شوال کے چھ روزوں کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر (مسلم كتاب الصيام باب استحباب صوم الستة ايام من شوال)

ترجمہ: کہ جو شخص رمضان کے پورے روزے رکھتا ہے پھر وہ شوال کے چھ روزے بھی رکھتا ہے تو یہ پوری عمر روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عید کو ہم سے لئے کے لئے عید سعید بنائے اور ہمارے تمام مسرتیں اور خوشیاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر ہوں۔ آمین۔ ❀

پنیالہ (ہماچل پردیش) کے امن سمیلن میں احمدی نمائندگان کی تقاریر

21اکتوبر تا27اکتوبر 2002 سات روزہ ایک مذہبی اجتماع وست سنگ ہندومذہب کی طرف سے ہماچل کے کانگڑاضلع کے موضع پنیالہ میں منعقد ہوا۔انہوں نے اس تقریب میں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا تا کہ جماعت بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے آپسی محبت و بھائی چارے اورامن کی تعلیم کے بارے میں بتائے۔طے شدہ پروگرام کے مطابق ہرروزان کے اپنے پروگرام کے علاوہ جماعت احمدیہ کے سکالرز کی بھی ایک تقریر ہوتی رہی۔

چنانچہ 22 تا27اکتوبر علی الترتیب محترم مولوی محمد حمید صاحب کوثر،محترم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز،محترم مظفر احمد ظفر نگران صوبہ راجستھان،محترم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب،محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اورمحترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل پردیش نے توحید باری تعالیٰ،سیرت آنحضرت ﷺ کا پہلو رواداری جماعت احمدیہ کے ذریعہ انسانیت کی خدمات،قیام امن کی جماعت احمدیہ کی کوششیں،انسانیت کے بارے میں اسلامی تعلیمات،موعوداقوام عالم اور اسلام میں جہاد کا مفہوم وغیرہ موضوعات پر تقاریر کیں۔

مورخہ 27اکتوبر بروز اتوار آخری روز اس سمیلن میں جناب وجے کمار چوپڑہ چیف ایڈیٹر ہندسماچار گروپ اوردیگران کے علاوہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نگران پنجاب و ہماچل اور مکرم ڈاکٹر مظفر حسین صاحب ملک بھی سٹیج پر موجود تھے محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے اپنی تقریر میں رسول پاک صلعم کی سیرت کے پہلورواداری اورغیروں سے حسن سلوک کے بارے میں روشنی ڈالی۔اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا۔اختتام پر جناب وجے کمار جی چوپڑہ نے انتظامیہ کی طرف سے جماعت احمدیہ ہماچل کی اعلیٰ خدمات کے پیش نظر جماعت کے نمائندہ محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل کو مومنٹو پیش کیا۔اور جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔

فری ہومیو پیتھک وایلو پیتھک میڈیکل کیمپ: اس موقعہ پر جماعت احمدیہ ہماچل کی طرف سے پنیالہ میں تین روزہ (۲۵ تا ۲۷ اکتوبر) مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔یہ ہومیو پیتھک وایلو پیتھک ادویات پر مشتمل تھا۔الحمدللہ کافی حد تک اس سے بنی نوع نے فائدہ اٹھایا۔قریباً ایک ہزار سے زائد افراد کو اس کیمپ سے مفت دوائی دی گئی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کیمپ میں آنے والے ہر شخص کا ہمارے ڈاکٹر صاحبان نے بہت اچھے رنگ میں علاج کیا اور بعض افراد کو ایک ایک ہفتہ تک کی دوائی دی گئی۔اللہ کے فضل سے جماعت کی اس خدمت کو ہر شخص نے سراہا۔اس کیمپ میں درج ذیل خوش قسمت ڈاکٹر صاحبان وافراد نے خدمت کی۔

مکرم ڈاکٹر ملک مظفر حسین صاحب MBBS.MD انچارج کیمپ ہومیو پیتھک وایلو پیتھک،مکرم ڈاکٹر دلاور خانصاحب،مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر،مکرم شمس الدین صاحب مبارک،مکرم شکیل احمد صاحب اعظم،خاکسار رفیق احمد عاجز اور عزیز فضل الٰہی صاحب۔اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والے احباب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

(رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ نادون ہماچل)

لجنہ اماءاللہ صوبہ کیرلہ کا نہایت کامیاب سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۱۔۲۲ستمبر ۲۰۰۲ءکو کرونا گپلی میں لجنہ اماءاللہ کیرلہ کا صوبائی سالانہ اجتماع نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔اس میں صوبہ کی ۴۵ لجنات سے ۹۵۰ ممبرات نے شرکت کی۔اس اجتماع میں شرکت کے لئے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ بھارت تشریف لائے۔

۲۱ستمبر صبح ٹھیک دس بجے خاکسار کی زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترمہ شہیدہ ابوبکر صاحبہ (کرونا گپلی) کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔محترمہ آمنہ فاروق صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ کرونا گپلی نے خطبہ استقبالیہ دیا۔خاکسار نے صدارتی تقریر میں لجنہ اماءاللہ کے قیام کی غرض پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد محترم ناظر صاحب نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے گھروں میں پنجوقتہ نمازیں وقت پر ادا کرنے اور لجنہ کے کاموں میں باہمی تعاون کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔اس کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج نے ''احمدی مستورات کی ذمہ داریوں'' کے عنوان پر تقریر کی۔مکرم بی عبدالجلیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کرونا گپلی اور مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ کرونا گپلی نے اجتماع کی کامیابی پر نیک تمنائیں پیش کیں۔بعدہٗ محترمہ بشریٰ شمس صاحبہ آلیپی،محترمہ صفورہ شفیع احمد صاحبہ ایرنا کولم،محترمہ فائزہ صاحبہ الانلور،محترمہ جسینہ صاحبہ پتہ پیریم اور محترمہ جویریہ گوہر صاحبہ کینانورسٹی نے تقریر کی۔

ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس: ٹھیک تین بجے محترمہ جویریہ گوہر صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ کیرلہ کی زیر صدارت عزیزہ ثنیہ صدیق صاحبہ کرونا گپلی کی تلاوت کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔خاکسار نے بچیوں کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے انکی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔اسکے بعد عزیزہ سمیہ شرف آلیپی،ساجدہ C.G الانلور،ہبۃ الکریم کوچین،امۃ السمیع کوڈالی،عائشہ کریم کالیکٹ نے تقریر کی۔اور ناصرات کا کوئز مقابلہ ہوا۔امسال دینی امتحان اور ہائی اسکول وکالجوں میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت نے انعامات تقسیم کئے۔اسکے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ کوچین نے تربیتی تقریر کی۔رات کو مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

اختتامی اجلاس: 22 ستمبر کو لجنہ اماءاللہ کا کوئز مقابلہ ہوا۔اسکے بعد اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بی (پینگاڈی)،عزیزہ P.P شہانہ صاحبہ کی تلاوت کے ساتھ ہوا۔جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت نے خطاب فرمایا۔اسکے بعد کیرلہ کی مشہور ادیبہ وشاعرہ اور سوشل ورکر شریمتی سوبتا کماری اور ایڈوکیٹ جمیلہ ابراہیم صاحبہ اور شریمتی دسومتی وجے راجن (صدر پنچایت کرونا گپلی) نے لجنہ اماءاللہ کی اس منظم تنظیم پر خوشنودی کا اظہار کیا۔مقابلہ تقاریر۔کے بعد محترمہ حسینہ ابراہیم ماترا صاحبہ،محترمہ K.I ساجدہ صاحبہ کالیکٹ،محترمہ U رضیہ صاحبہ کوڈالی،محترمہ انیسہ کلیم صاحبہ نے تقریر کی۔آخر میں محترمہ ساجدہ شریف صاحبہ کنوینز اجتماع کمیٹی نے شکریہ ادا کیا۔اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ بھارت نے اجتماعی دعا کروائی۔22 ستمبر شام کو محترم ناظر صاحب ومحترمہ صدر صاحبہ اور محترم مولانا محمد عمر صاحب اور خاکسار صوبائی صدر لجنہ پر مشتمل وفد نے کیرلہ کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا اور اجلاسات میں تقریر کی۔28 ستمبر کو یہ وفد کوئمبٹور تامل ناڈو پہنچا اور لجنہ وجماعتی تربیتی اجلاس میں خطاب کیا۔اللہ تعالیٰ اس دورے کو ہر جہت سے دیرپا نتائج کا حامل بنائے۔

(امۃ الحفیظ صدر لجنہ اماءاللہ کیرلہ)

مجلس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ قادیان کا مشترکہ اجلاس

ماہ ستمبر میں بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس انصار اللہ بھارت کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس ہوا۔جسکی صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے فرمائی۔شفقت احمد صاحب متعلم جامعۃ المبشرین کی تلاوت کے بعد مکرم سفیر احمد شمیم مہتمم مقامی نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔نظم عزیز فضل عمر صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے پڑھی۔اسکے بعد محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ اپنے لندن جلسہ سالانہ میں شرکت،حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات پر اپنے تاثرات اور ایمان افروز واقعات تفصیل سے بیان فرمائے۔آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ حیدرآباد کو اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ہندوستان کی تمام مجالس میں سے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اوّل اور مجلس اطفال الاحمدیہ حیدرآباد نے دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ مزید اعزازات کا پیش خیمہ بنائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں مزید احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔آمین۔(اعانت بدر-/100)

(خاکسار تنویر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

جماعت احمدیہ بنارس میں اجتماعی دعائیہ تقریب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفائے کاملہ کیلئے جہاں پر انفرادی طور پر دعا کا اہتمام ہوتا ہے وہاں پر ایک دن احمدیہ مسجد میں حضور انور کی شفایابی اور صحت یابی کیلئے خصوصی طور پر اجتماعی دعا کا اور ایک بکرا صدقہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

حضور انور کی صحت وسلامتی کیلئے اجتماعی دعا وصدقات

حضور انور کی ناساز طبیعت کی خبر بذریعہ M.T.A سے ملنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی ودرازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے تمام مبلغین ومعلمین سرکل نارتھ بنگال،مالدا،ودیناجپور اور مقامی جماعت سیلی گوڑی کی طرف سے بمقام باگڈوگرا،دارجیلنگ،بہرال ضلع مالڈا،اور سیلی گوڑی ضلع دارجیلنگ میں جانور کا صدقہ کیا گیا اور اجتماعی دعا کی گئی۔

اس کے علاوہ مختلف جماعتوں میں احباب کی طرف سے انفرادی طور پر صدقات اور دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔

(شیخ محمد علی مبلغ انچارج مالڈا ودیناجپور بنگال)

درخواست دعا: مکرم چھکن خان صاحب اپنے کاروبار میں برکت اور بچی کے نیک رشتہ کے لئے،لڑکے کی دینی ودنیوی ترقیات اہلیہ کی صحت کاملہ اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔اعانت بدر-/100 (غلام حیدر معلم تالبرکوٹ اڑیسہ)

جماعت احمدیہ سویڈن کے
گیارھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپوٹ: آغا یحییٰ خان مبلغ سلسلہ سویڈن)

امسال جماعت احمدیہ سویڈن کو مورخہ 31 اگست اور یکم ستمبر کو دو روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم عبد اللطیف انور صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے مکرم مامون الرشید صاحب کو افسر جلسہ سالانہ اور خاکسار آغا یحییٰ خان کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا

جماعت احمدیہ سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مسجد ناصر کی تعمیر نو کی توفیق دی ہے، اس لئے مسجد کی وسعت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ مسجد میں ہی منعقد کیا جائے جس کے لئے مردانہ جلسہ گاہ نچلی منزل پر اور زنانہ جلسہ گاہ مسجد کی اوپر والی منزل پر مقرر ہوا۔ دونوں جلسہ گاہوں کو بڑی محنت سے، عمدگی اور خوبصورتی سے سجایا گیا۔

افتتاح

حسب پروگرام جلسہ کا آغاز ٹھیک ساڑھے تین بجے سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور مکرم امیر صاحب سویڈن نے سویڈن کا نیشنل جھنڈا لہرایا۔

ہمارے جلسے کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر نظم کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر حاضرین کو خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک نے خدمتِ قرآن اور مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے نظام خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں اور مکرم طارق سلیم چوہان صاحب نے سویڈش میں تقریر کی اور آخر پر مہمان خصوصی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے محاسنِ اسلام کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ یاد رہے تمام تقاریر کا ساتھ ساتھ سویڈش زبان میں ترجمہ بھی حاضرین کے لئے پیش کیا جاتا رہا۔

سوال وجواب

پہلے اجلاس کے اختتام پر ایک بہت ہی دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے آسان الفاظ میں جوابات دیے۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب پروگرام ٹھیک ساڑھے دس بجے تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سویڈن کی زیر صدارت ہوا اور نظم کے بعد خاکسار نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اور مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مبلغ سلسلہ نے مذہبی رواداری کے موضوع پر تقاریر کیں اور آخر پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے "دنیا کا امن اسلام سے وابستہ ہے" کے موضوع پر بہت پُر معارف خطاب فرمایا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

حسب پروگرام ہمارے جلسے کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز عین وقت پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا کمال یوسف صاحب نے کی۔ یہ اجلاس مکمل طور پر سویڈش زبان میں تھا۔ نظم کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب نے سویڈش زبان میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔ اس اجلاس میں سویڈن کی علمی اور سیاسی شخصیات بھی موجود تھیں۔ اس کے بعد محترمہ سعیدہ طارق صاحبہ (جو سویڈش ہیں) نے سویڈش زبان میں "اسلام میں عورت کا مقام" اور مکرم عبد الکریم لون صاحب نے "جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مکرم ملک نسیم صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا جن میں خاص طور پر یورپین کیمونیٹی کی کمیٹی کے وائس پریزیڈنٹ روجر کیلف اور گوتھن برگ کے میئر قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی پارلیمنٹ ممبر شامل تھے۔ اس موقعہ پر سویڈن کے وزیر اعظم کا خیر سگالی کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو انہوں نے خاص طور پر ہمارے جلسہ کے لئے بھیجوایا تھا۔ اور اس کے علاوہ دو معروف سیاسی شخصیات کے بھی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ بعد ازاں معزز مہمانوں نے مختصراً شاندار الفاظ میں حضور انور اور جماعت احمدیہ کا ذکر کیا۔ اس موقع پر شہر کی پولیس کے چیف کو بھی دعوت دی گئی تھی جو کہ اس وقت جلسہ میں تشریف نہ لا سکے مگر جلسہ کے بعد خاص طور پر مسجد تشریف لائے اور مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا اور بہت ہی دعاؤں کے ساتھ حاضرین کو رخصت کیا اور اس طرح الوداعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔

غانا میں احمدی خواتین کی مالی قربانی

☆ مکرمہ صادقہ اسماعیل صاحبہ نے اکرا میں Achimota کے مقام پر ایک خوبصورت مسجد اپنے ذاتی خرچ پر تعمیر کرائی۔ اسکی تعمیر پر 60 ملین سیڈیز کا خرچ ہوا جو اس خاتون نے اکیلے برداشت کیا۔ مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔

☆ اشانٹی ریجن میں اڈاکواجاچی کے مقام پر ایک احمدی بزرگ تھے جنہوں نے لمبا عرصہ سیکرٹری مال کی خدمت کی۔ انکی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنے علاقہ میں مسجد تعمیر کروائیں۔ وہ مالی طور پر تنگ دست تھے انہوں نے بچت کر کے کچھ Iron Sheets خرید لیں (جو غانا میں چھت ڈالنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں) آپ اپنی خواہش پوری نہ کر سکے۔ آپکی بیٹی Madam Yaa Fafimah نے کماسی کی جامع مسجد میں وہ شیٹیں مسجد کیلئے بطور تحفہ بھجوا دیں اور جلد ہی اپنے علاقہ میں ذاتی خرچ پر ایک خوبصورت مسجد بنائی اور مشن ہاؤس بھی تعمیر کرایا۔

(فہیم احمد خادم مبلغ سلسلہ غانا)

غانا میں گندم اگانے کا کامیاب تجربہ
پہلے احمدیہ ہومیوپیتھی کلینک کا افتتاح

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے کہ ہمیشہ نیک کاموں میں مسابقت اختیار کرتی ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کو ملکی سطح پر بہت سے میدانوں میں پہل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

☆...... عام خیال تھا کہ غانا میں گندم نہیں اگائی جا سکتی۔ ایسی حالت میں جماعت احمدیہ نے گندم اگانے کا تجربہ کیا جو بفضل خدا بے حد کامیاب رہا۔ غانا بھر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے کہ کسی مذہبی جماعت نے ایسا تجربہ کیا ہو۔

یہ کامیاب تجربہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور مکرم سید قاسم احمد صاحب نے کیا۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

☆...... ہومیوپیتھی، ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو از حد عزیز ہے۔ حضور پرنور نے مرکز سے ہومیو ڈاکٹر مکرم محمد ظفر اللہ صاحب کو بھجوایا اور اس طرح پہلے احمدیہ مسلم ہومیوپیتھک کلینک کا افتتاح ہوا۔ یوں تو غانا میں اکا دکا انفرادی طور پر کھولے گئے کلینک موجود ہیں لیکن کسی اور مذہبی جماعت، خواہ عیسائی ہو یا مسلمان، کو ہومیو کلینک کھولنے کی سعادت نہیں ملی۔ یہ اعزاز خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ کے حصہ میں آیا ہے۔ یہ کلینک اب بے حد وسعت اختیار کر چکا ہے۔ گلوبیلز، مدر ٹنکچر اور دیگر اہم بایو کیمک ادویہ بنائی جاتی ہیں۔ غانا میں جماعت کے اس وقت چار ہومیوپیتھک کلینک کام کر رہے ہیں۔

☆...... حال ہی میں حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے مکرم ڈاکٹر سید نصرت اللہ پاشا صاحب غانا تشریف لائے ہیں۔ آپ یہاں احمدیہ مسلم ڈینٹل کلینک کھول رہے ہیں۔ غانا میں اگرچہ انفرادی طور پر کھولے گئے ڈینٹل کلینک موجود ہیں لیکن کسی اور مذہبی فرقہ خواہ عیسائی ہو یا مسلمان کو آج تک ڈینٹل کلینک کھولنے کی توفیق نہیں ملی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے کھلنے والا یہ پہلا ڈینٹل کلینک ہوگا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کلینک کو جماعت کے لئے اور غانا کے لوگوں کے لئے بے حد مبارک کرے۔ (آمین)

جرمنی کے 27ویں جلسہ سالانہ پر احمدی خواتین کا عظیم الشان اجتماع

18 ممالک کی مہمان خواتین سمیت ساڑھے آٹھ ہزار مستورات کی شمولیت

23 اگست کو جماعت احمدیہ جرمنی کے 27ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔ 24 اگست کو ساڑھے دس بجے جلسہ گاہ مستورات میں لجنہ کا پروگرام نیشنل صدر صاحبہ جرمنی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نعیمہ شاہین نیشنل صاحبہ سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ نے اکرموا اولاد کم عنوان پر تقریر کی۔ مکرمہ مریم نجوط صاحبہ نے پردہ کے موضوع پر تقریر کی۔

اجلاس دوم کی کاروائی محترمہ نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ محترمہ زینت حمید صاحبہ نیشنل صدر لجنہ نے تقریر۔ مکرمہ عطیہ نورہش صاحبہ نے تقریر کی۔ بقیہ پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوئے۔

25 اگست کو ساڑھے دس بجے نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کا پروگرام شروع ہوا۔ اس اجلاس میں نو مبائعات کا تعارف کرایا گیا۔ اور انہوں نے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ سیرۃ حضرت اماں جان کے موضوع پر محترمہ امۃ القیوم صاحبہ آف ہمبرگ نے تقریر کی۔ (لبنیٰ ثاقب)

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے (مسیح موعودؑ)

ایمان افروز واقعات

(1) ضلع عثمان آباد کے موضع ''اِتکل'' (ITKAL) میں رہنے والے شکور مجاور نامی شخص کو جب یہ پتا چلا کہ اس کے قریبی گاؤں ٹیلونگر و تاندلواڈی میں احمدی معلم کے ذریعہ تعلیم و تربیت کا کام چل رہا ہے تو یہ شخص احمدیت کی مخالفت میں آئے دن تبلیغی جماعت لے کر چلا آتا اور یہاں کے نومبائعین کو احمدیت کے خلاف جھوٹے جھوٹے الزامات لگا کر ورغلاتا اور ان دونوں گاؤں میں تربیت کر رہے معلمین مکرم مولوی منظور احمد صاحب بٹ و مکرم مولوی خیرالاسلام صاحب بنگالی کے متعلق کہتا کہ یہ دہشت گرد ہیں۔ یہ یہاں سے تمہاری لڑکیوں کو لے کر بھاگ جائیں گے۔

جب گاؤں والوں کے اوپر اس مخالف کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا تو یہ گاؤں والوں سے کہتا کہ اگر یہ مولوی اور ان کی جماعت سچی ہے تو یہ ہم سے بات کریں۔ اس پر گاؤں والے کہتے کہ ان مولویوں سے کہو ہم سے بات کرو۔ بالآخر روزانہ کی آمد و رفت سے پریشان ہو کر ایک روز گاؤں والوں نے اس مخالف سے بات کرنے کی حامی بھرلی۔ تو اس مخالف کی طے شدہ تاریخ کے مطابق جب ہمارا احمدی وفد جس میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ، مکرم مولوی انصار علی خان صاحب معلم، مکرم مولوی غلام نبی خان صاحب معلم، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب معلم و مذکورہ بالا دونوں گاؤں کے معلمین بھی شامل ہیں۔ وہاں پہنچے تو گاؤں سے باہر ہی سڑک پر دوکانوں میں اپنا تبلیغی گروپ لئے بیٹھے یہ مخالف ہمیں دیکھتے ہی بہانہ بنا کر دوکان میں پیچھے کے دروازے سے نکل کر کھیتوں میں جا چھپا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے سارے ساتھی بھی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے۔ اس بات پر دونوں گاؤں والے اس مخالف و اس کی تبلیغی جماعت سے یہ کہتے ہوئے پوری طرح بدظن اور ناراض ہو گئے کہ آج تک یہ ہمیں بے وقوف بنا کر ہمارا وقت خراب کر رہا تھا اس واقعہ کا لوگوں پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ دونوں گاؤں والے پوری طرح سے پختہ ہو گئے۔ بالآخر گاؤں والوں کو جھوٹی تسلی دے کر جھوٹی خوشی حاصل کرنے کا خواب دیکھنے والے اس مخالف کو بجائے خوشنودی کے گاؤں والوں کی ناراضگی کا باعث بننا پڑا۔

(2) یہ واقعہ ضلع عثمان آباد کے موضع ساور گاؤں کا ہے۔ جو کہ ہمارے نو احمدی مکرم سید منیر احمد صاحب صدر جماعت شولاپور کا پشتی گاؤں ہے۔ غربت میں مبتلا ہونے کی بناء پر یہاں کے لوگ تعلیم و تربیت سے محروم ہیں اور مسجد بھی ویران پڑی ہوئی ہے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر مکرم صدر صاحب نے گاؤں والوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مکرم مظہر الحق صاحب معلم کو یہاں رکھ دیا۔ اس احمدی معلم کے ذریعہ پنجوقتہ اذان، نماز و بچوں کی پڑھائی کا کام شروع ہو گیا۔ گاؤں والوں کی پرزور ہو رہی تعلیم و تربیت کی خبر کسی طرح جب مکرم صدر صاحب کے رشتہ داروں کو لگی جو کہ مکرم صدر صاحب و احمدیت کے شدید مخالف ہیں تو یہ لوگ ٹولی کی شکل میں کچھ تبلیغی جماعت کے لوگوں کو لیکر ہمارے معلم کو مار کر گاؤں سے بھگانے کا ارادہ لے کر موضع ساور گاؤں جا پہنچے۔ بذریعہ فون جب موصوف معلم نے ہمیں اسکی اطلاع دی تو عین وقت پر خاکسار، مکرم صدر صاحب بھی اس گاؤں میں پہنچ گئے۔ اس پر مخالفین کو یہ لگا کہ ہم پولیس کو اطلاع دے کر آئے ہیں اور اب کچھ ہی دیر میں پولیس آنے والی ہے تو یہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ اس بات کو بمشکل دو چار روز ہی گزر رہے ہونگے کہ لوگ دوبارہ اسی گاؤں میں آدھمکے۔ جس میں مکرم صدر صاحب کے کچھ رشتہ دار بالکل جاہل و شرابی قسم کے تھے جو کہ تبلیغی جماعت والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر چپ چاپ مسجد سے باہر نکل گئے اور گاؤں سے شراب ہی کے نشہ میں دُھت ہو کر مسجد میں واپس آگئے۔ ان کی اس حرکت پر جب ان کے ساتھیوں نے اعتراض و غصہ کا اظہار کیا تو ان شرابیوں نے ان کے ساتھ گالی گلوچ کی اور چولہے پر کھانے کیلئے پک رہے گوشت وغیرہ کو پتیلیوں سے اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا دونوں طرف سے خوب اٹھا پٹک و مارا ماری شروع ہو گئی۔ خوب ایک دوسرے کے چولہے میں جلتی ہوئی لکڑیوں، پتیلیوں و دیگچیوں سے ایک دوسرے پر حملہ کر کے ایک دوسرے کے ہاتھ، پیر و سر پھوڑنا شروع کر دیا۔ ان کے آپس میں ہو رہے اس خون خرابہ و سر پھٹول کو گاؤں والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور تھوڑی ہی دیر میں وہاں بھگدڑ مچ گئی۔ ان کے اس رویّہ سے ناراض ہو کر گاؤں کے معزز ہندوؤں نے گاؤں میں تبلیغی جماعت کے آنے پر پابندی لگا دی۔ اور اس طرح بالآخر احمدی معلم کو مار کر گاؤں سے بھگانے کا ارادہ لیکر آئے ان مخالفین کو خود ہی آپس میں ایک دوسرے کی مار کھا کر واپس بھاگنا پڑ گیا۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخالفین کو ان کے منصوبوں میں ناکام و نامراد کرے، اور ہمارا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(خاکسار عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

درخواست دعا

خاکسار نے دو سال قبل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اور امسال اللہ کے فضل سے خاکسار کے اہل خانہ نے بھی احمدیت قبول کر لی ہے پھر ماہ جون میں والدین قادیان آئے۔ اور یہاں سے جا کر احمدیت کی تبلیغ شروع کر دی جب اجتماع میں آنے کی تیاریاں کر رہے تھے تو ملاؤں نے آ کر وہاں سیدھے سادھے لوگوں کو جھوٹ بول کر بہکانا شروع کر دیا اور شدید مخالفت پر اتر آئے۔ احباب سے دشمنوں کے ہر شر سے بچنے اور انکی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حافظ محمد ریحان سہارنپوری معلم دھرادون اترانچل)

تحریک مسجد مارڈن یوکے میں ادائیگیوں کی میعاد

31 جنوری 2003ء کو ختم ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت مالی تحریک مسجد مارڈن یوکے میں اب تک ہندوستان کی جماعتوں کیطرف سے بفضلہ تعالیٰ 36,46,069 روپے کے گرانقدر وعدوں کے بالمقابل 19,75,177 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت تحریک میں ادائیگیوں کیلئے دو سال کی مدت مقرر فرمائی تھی جو 31 جنوری 2003ء کو ختم ہو رہی ہے گویا اب ادائیگیوں کیلئے صرف تین ماہ کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ بھارت سے گذارش ہے کہ براہ مہربانی انفرادی وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں اپنی کوششوں میں مزید تیزی پیدا کریں تا مقررہ میعاد گزرنے سے پہلے پہلے آپکی جماعت بھی صد فی صد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں کی مورد بن سکے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسکی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

آرڈر بھجوائیے

درج ذیل کتب نظارت نشر و اشاعت میں زیر طبع ہیں۔ جماعتیں اور احباب اپنے اپنے آرڈر بک کروائیں تا کہ ان کی ضرورت کے مطابق طبع کروائی جائیں۔

1. ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مکمل سیٹ)
2. ترجمہ قرآن مجید حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (اردو)
3. انگریزی ترجمہ قرآن مجید مولانا غلام فرید صاحب
4. ایک مرد خدا اردو ترجمہ A Man Of God (ایک انگریز مصنف کی حضور کے متعلق لکھی ہوئی کتاب)

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

دعائے مغفرت

افسوس نہایت ہی مخلص دوست مکرم وی پی عبد الحیٰ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کرولائی 14 اگست بعمر 83 سال اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کوڈالی میں پیدا ہوئے تقسیم ملک کے وقت نیوی میں تھے۔ پھر لندن گئے کچھ عرصہ بعد اپنے وطن واپس آئے۔ یہاں پر آنے کے بعد تا حیات جماعتی خدمت میں مصروف رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند نیک فطرت اور ہر دل عزیز تھے۔ جماعت کے کاموں میں حصہ لینے والے مبلغین اور مرکزی نمائندگان کی بہت عزت کرتے تھے اور مہمان نوازی کرنے میں بے حد دلچسپی لیتے اور خیر و برکت کا موجب سمجھتے تھے۔ مرحوم نے لمبے عرصہ تک جماعت کے مختلف عہدوں پر سلسلہ کی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ کرولائی کی موجودہ مسجد آپ کے دور صدارت کا ایک کارنامہ ہے مرحوم نے اس مسجد کی خاطر جسمانی اور مالی لحاظ سے بہت خدمت بجالائی۔ احمدی اور غیر احمدی غرباء کی مالی معاونت کرنے میں بڑی دل چسپی رکھتے تھے۔ اسی طرح مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مرحوم کی وفات کی خبر سن کر محترم A.P کنجا موصاحب صوبائی امیر کیرلہ، مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ و دیگر صوبائی مجلس عاملہ کے ممبران کے علاوہ مضافات کی جماعتوں سے کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی ہندو وغیرہ اپنے مخلص بھائی کے آخری دیدار کیلئے تشریف لائے۔

شام چار بجے مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے ساری اولاد اچھی حالت میں ہے۔ موجودہ صدر E.V عبد السلام صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کیلئے، پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (کے عبد السلام معلم وقف جدید پنگاڈی کیرلہ)

تقریب آمین

میرے بیٹے عماد الایمان نے مورخہ 26-9-02 کو اللہ کے فضل سے قرآن کریم ختم کر لیا ہے اسکی عمر ابھی ساڑھے چھ سال ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ بچے کی دینی و دنیاوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (فہمیدہ نذیر آف بلگام)

37واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 37ویں جلسہ سالانہ کیلئے 27-26-25 جولائی 2002ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

جلسہ میں زیادہ سے زیادہ احباب کی شرکت اور کامیاب وبابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے)

جماعت احمدیہ بلاری کے تحت جلسہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و چھ افراد کا قبول احمدیت

6 ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ بلاری (کرناٹک) کے تحت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم مقصود احمد صاحب شریف سیکرٹری مال و زعیم انصار اللہ کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ محترم قاری محمد اسماعیل صاحب نواحمدی نے شاندار طریقہ سے مصری انداز میں قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اسکے بعد محترم عرفان احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدۂ مکرم عبدالقیوم صاحب صابر نے انبیاء کی آمد اور دعوت الی اللہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد بلاری شہر کے چھ افراد عقائد احمدیت پر ایمان لاکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر کلوا جمیعا کا شاندار انتظام کیا گیا۔ تمام حاضرین جلسہ نے کھانا نوش فرمایا۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے نومبائعین بھائیوں کو گلے لگا کر مبارک باد پیش کی۔ ثابت قدمی کیلئے دعائیں کیں۔ تمام لوگوں نے ایک دوسرے کو جوش وخروش کے ساتھ مبارک باد دی۔ بفضلہ تعالیٰ اس مہینہ مخالفت اور بیعتیں دونوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بلاری کے خدام وقار عمل میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس بار بلاری شہر سے 10 نومبائعین خاکسار کی قیادت میں سالانہ اجتماع قادیان دارالامان تشریف لائے۔ نومبائعین کی استقامت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حاجی فیروز باشا قائد مجلس خدام الاحمدیہ بلاری)

بنارس میں خصوصی تربیتی اجلاس

رمضان المبارک کے شروع ہونے سے ایک دن قبل احمدیہ مسجد بنارس میں جناب محمد حنیف صاحب کے زیر صدارت ایک خصوصی تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم قمر احمد نے کی۔ بعدۂ عزیز سمیر احمد، عزیز شارق احمد، عزیز ارسیل اور عزیز جمال انور نے مختلف عنوانوں پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب اور خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ نے رمضان سے متعلق امور پر تقریر کی۔ صدر اجلاس کے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

درخواست دعا

- مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش مؤلف اصحاب احمد کی ٹانگ میں گرنے سے فریکچر ہو گیا ہے۔ اسی طرح مکرم گیانی عبداللطیف صاحب کے گرنے سے انکی کولہے کی ہڈی کا گولہ ٹوٹ گیا ہے جو کہ تبدیل کیا گیا ہے۔ موصوف بٹالہ میں زیر علاج ہیں۔ اسی طرح بعض بزرگان بھی ضعیفی اور دیگر عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان سب کی شفائے کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)
- محترمہ فہمیدہ نذیر صاحبہ ساکن بلگام اپنی اور اپنے بچوں اور شوہر جو کہ باہر دبئی میں ملازم ہیں کی صحت وسلامتی، دینی دنیاوی ترقیات بچوں کے روشن مستقبل کیلئے اس وقت بلگام میں سخت مخالفت چل رہی ہے اللہ تعالیٰ مخالفت سے محفوظ رکھے اور مخالفوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ ان تمام امور کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر-/500)
- مکرم سید شکر اللہ صاحب مبلغ سلسلہ شموگہ کی دینی دنیاوی ترقیات نیز بچے اور اہلیہ کی صحت وتندرستی اور بچے کے صالح خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
- انوار احمد شاہ آبادا اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی دنیاوی ترقیات، والد فاروق احمد صاحب کی صحت وتندرستی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 500 روپے)
- محترم ضمیر احمد صاحب چکوڈی اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی، درازی عمر بچوں کے نیک صالح ہونے روشن مستقبل خیر وبرکت کے حصول کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر-/350)
- محترم سراج احمد صاحب اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی درازی عمر بچوں کے نیک صالح ہونے اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر کرناٹک)
- مکرم مبارک احمد صاحب اڑیسہ اپنے بھائی کے بچے کیلئے اور اپنے پوتے جس نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور منظور احمد، مبشر احمد، منیب احمد اپنی صحت وسلامتی ودرازی عمر کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 50 روپے)

نامزدگی ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ممبر شپ منظور فرمادی ہے۔ حضور انور کا یہ ارشاد زیر ریزولیشن 99-رخ ریکارڈ ہو چکا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

صدقۃ الفطر — اور — عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔ قادیان اور اسکے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/15 روپے بنتی ہے اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/15 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19.11.01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہیکہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد وخرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ کی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہیے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہیکہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو ماہ رمضان المبارک میں اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بھی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

درخواست دعا

☆ ..... مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب احمدی اپنے اہل وعیال کی صحت وتندرستی کاروبار میں خیر وبرکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے)

☆ ..... مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر اپنے اہل وعیال کی صحت وتندرستی کاروبار میں خیر وبرکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے)

(محمود احمد ظفر گی نمائندہ بدر یادگیر)

☆ ..... اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مزمل احمد خان صاحب بوکارو جھارکھنڈ کے چھوٹے بیٹے مظہر احمد نے MBBS کا فائنل امتحان اعلیٰ نمبرات میں کامیاب کیا ہے۔ نیز بڑے بیٹے ڈاکٹر منصور احمد صاحب MD(Medicine) کر رہے ہیں۔ انکا Long case کا امتحان ہونے والا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی نیز ہر دو عزیزان کے روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم مزمل احمد خان صاحب نے ۲۰۰ روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ (منیجر بدر)

☆ ..... مکرم عبدالرحمٰن صاحب ڈرائیور رائے گڑھ اڑیسہ اپنی اہلیہ اور بچوں اور اپنی صحت وسلامتی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 100 روپے)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

چار ماہ میں اسرائیلی فوج نے مغربی کنارہ میں گھس کر 500 فلسطینی ہلاک کئے سینکڑوں کے ساتھ بدترین سلوک کیا

انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی طرف سے اسرائیل جنگی مجرم قرار

انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے اسرائیل پر جنگی جرائم کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجی کاروائیوں کے دوران اس نے فلسطینیوں کو نہ صرف بلاوجہ قتل کیا ہے بلکہ ان کے ساتھ بدترین سلوک بھی کیا ۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی 76 صفحات پر مشتمل رپورٹ میں کہا ہے کہ فلسطینیوں کے خلاف پچھلے دنوں اسرائیلی فوج کی زیادتیوں کے کچھ ہی معاملات کی جزوی طور پر تفتیش کی گئی ہے۔

ایمنیسٹی اپنی رپورٹ میں خطہ میں انسانی حقوق کی صورتحال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات اب صاف ہوگئی ہے کہ جب تک یہاں انسانی حقوق کا خیال نہیں کیا جائے گا خطہ میں قیام امن ممکن نہیں ہے ۔ رپورٹ میں مغربی کنارے کے شہروں میں اسرائیلی فوج کے ہاتھوں فلسطینیوں کے قتل اور قیدی فلسطینیوں کے ساتھ بدسلوکی کے واقعات کی تفصیل دی گئی ہے ۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک مفلوج فلسطینی کو اسرائیلی فوج نے زدوکوب کیا ایک گھر کو منہدم کیا گیا جس میں ایک معذور سمیت 8 افراد مارے گئے اس کے علاوہ دردزہ میں مبتلا ایک عورت کو ایمبولینس سے اتر کر پیدل چلنے پر مجبور کیا گیا ۔ کچھ رہاشدہ قیدیوں کو جنگی خطہ سے گزرنے پر مجبور کیا گیا ۔ فلسطینی شہریوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا اور ان علاقوں میں بھی ایمبولینس اور طبی امداد پہنچنے میں رکاوٹ ڈالی گئی جہاں لڑائی ختم ہوگئی تھی اور بلاوجہ فوجی ضرورت کے متعدد مکانات، عبادت گاہوں اور تجارتی کمپلیکس تباہ کردیئے گئے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایمنیسٹی اسرائیلی فوج کی مذکورہ زیادتیوں اور مظالم کو چوتھے جینوا کنونشن کے منافی سمجھتا ہے اور یہ جنگ جرائم کے مترادف ہیں۔

ایمنیسٹی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ 30 جون کو ختم ہونے والے چار ماہ کے دوران اسرائیلی فوج نے دوبار حملہ کیا اور ان شہروں پر دوبارہ قبضہ کرلیا جہاں 95-1994 میں ہوئے سمجھوتے کے تحت فلسطینیوں کو اقتدار منتقل کیا گیا تھا اور ان چار ماہ کے دوران اسرائیلی فوجیوں نے تقریباً 500 فلسطینیوں کو موت کی نیند سلادیا۔

رپورٹ کے مطابق متعدد فلسطینی مسلح ٹکراؤ کے دوران مارے گئے اور ان میں سے بہت سے لوگوں کی ہلاکت غیر قانونی نظر آتی ہے ۔ یہی نہیں ان کاروائیوں میں 70 سے زائد بچے مارے گئے۔

ایمنیسٹی نے اپنی رپورٹ میں بہت سے ایسے واقعات کا ذکر بھی کیا ہے جب اسرائیلی فوج نے بغیر مناسب وارننگ کے مکانات کو دھماکوں سے اڑادیا اور جو لوگ لڑائی میں شامل نہیں تھے ان کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات نہیں کئے گئے ۔ فلسطینی علاقہ میں ایک ماہ کے دوران 2629 مکانات کو منہدم کردیا گیا ۔ ان عمارتوں میں 13145 افراد مقیم تھے ۔ مکانات گرانے کے لئے کبھی کبھی ٹینکوں سے گولے برسائے گئے یا ہیلی کاپٹروں سے میزائل داغے گئے ان میں وہ منہدم مکانات شامل نہیں جو مہاجرین کے مکانات کی صورت میں رجسٹرڈ نہیں تھے۔ ❁

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر 6 نومبر)

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پر خاندانی ملکیت نوازی اور یزیدی وراثت ہونے کا ٹھپہ

مدرسہ مظاہر العلوم (وقف) میں تقرریوں کی تائید میں اخباری مبارک باد کے اشتہار جس میں مولانا محمد یعقوب بلند شہری کو ناظم شعبۂ تنظیم وترقی و نائب ناظم کے عہدے پر تفویض کے لئے مبارک باد اور اظہار مسرت کے پیغام دئے گئے ہیں یہ ایک افسوس ناک بات ہے ۔ کیا سہارنپور میں یا مدرسہ ہذا میں قابل اعتماد علماء حضرات کا اس درجہ فقدان واقع ہوگیا ہے کہ اہل اسلام و مدرسہ ہذا کو مجبوراً ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے کہ ایک ایسے مولوی کی خدمات کے سہارے کیلئے مجبور ہونا پڑ جائے جس کا کردار ملت اسلامیہ کے اندر مسلکی منافرت پھیلانے کا محرک رہا ہو اور جسے بھولے بھالے معصوم مسلمانوں میں انتشار کے بیج بو کر ملی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ہو جبکہ آپ یہ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ مولوی محمد یعقوب کس درجے کے اور کتنے قابل مولوی فاضل ہیں ایسی صورت حال میں بھی ان کو آپ کا نائب ناظم مقرر کیا جانا کیا آپ کے لئے باعث فخر محسوس کیا جاسکتا ہے؟ کیا اس سے آپ کی ذات گرامی پر خاندانی ملکیت نوازی اور یزیدی وراثت ملوکیت کے نازیبا الزام کا ٹھپہ نہیں لگ جائے گا نیز کیا یہ شریعتِ اسلامی کے مطابق قابل تعریف فعل کہا جاسکتا ہے۔

آپ اپنی زندگی میں اپنے کسی خاندانی رفیق کو اپنا نائب ناظم مقرر کردیں تاکہ بعدازاں خاندانی وراثت قائم رہنے میں کسی طرح کی کوئی پریشانی درپیش نہ آئے ، جناب عالی محترم حضرت مفتی مظفر حسین صاحب، برجستہ کلام سے نوازا ..... ضعیفی و خفگی کی چنداں ضرورت نہیں ہم آپ کے خیر خواہ ہیں اور اپنا دینی فریضہ ادا کرنا چاہتے ہیں ۔ ہمارا آپ سے التماس ہے کہ آپ اپنے ضمیر کو بیدار کر کے قرآن و شریعت اسلامی کی روشنی میں سنجیدگی سے غور وفکر کریں ۔ صرف یہی پیغام ہم آپ کو دینا چاہتے ہیں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نیک عافیت نصیب فرمادے ۔ فقط

آپ کے بہی خواہ

حکیم عبد الغفار انصاری (خلیفہ) اسلامی سوسائٹی انڈیا، سہارنپور، فون:: 614621- اور ان کے ساتھی۔

(مرسلہ خان محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپوری)

☆ ☆ ☆

مسلمان اپنا امیر بنائیں

حضرت مولانا عبد الکریم پاریکھ کا حالیہ خطاب جو دار العلوم سبیل الرشاد میں ہوا امت محمدیہ کے لئے ایک ہدایت ہے جس پر نہ صرف سوچ بچار کی ضرورت ہے بلکہ فوری عمل ضروری ہے ۔ مولانا کی شخصیت ملک گیر ہے۔ ان کا مشورہ ہے کہ مسلمان اپنے تمام معاملات کے لئے امیر منتخب کریں ۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں مختلف انتظامیہ کی وجہ سے مسلم آبادی کی کمی بیشی کی وجہ سے کوئی امیر مقرر نہیں ہوا ، کہیں مفتی ہیں کہیں قاضی ہیں کہیں گورنمنٹ مجسٹریٹ ہیں ۔ گوا ایک چھوٹی سی ریاست ہے جہاں مسلم پرسنل لاء کا دخل نہیں ہے عام سیول کوڈ پر ہی مسلمانوں کے قانونی مسائل عدالتوں میں سنے جاتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ یہ چھوٹے بڑے مقام پر تمام مقامی علماء ، غیر سیاسی قائدین ، پیش امام صاحبان، عالم صاحبان ایک یا دو نشستوں میں اس سلسلہ میں گفتگو کریں، بحث کریں، اور اپنے سارے اختلافات جو چاہے مسلکی ہو، جماعتی ہو، انفرادی ہو، محلہ دار ہو، بالکل بالائے طاق رکھ کر تمام میں سے جو قابل ہو، عالم، اور ملت کا ہمدرد ہو، اس کو اپنے مقام کا امیر چن لیں اور تمام مسلمان موصوف کو اپنا رہنما، اور قائد تصور کر کے انفرادی اجتماعی مسائل جب بھی حل طلب ہوں اتفاق رائے سے امیر صاحب کی تجاویز کو صحیح تصور کرتے ہوئے عمل کریں۔ ویسے امیر صاحب میں وہ تمام اچھی خوبیاں ہونی چاہئیں جو ایک مکمل مومن کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں ضروری ہے ۔ امیر صاحب کو کسی سیاسی جماعت سے بالکل تعلق نہیں ہو کم ازکم جب تک امیر صاحب کے عہدہ پر فائز ہوں ایک غیر جانبدار قائد کی طرح ملت محمدیہ کی خدمت کرتے رہیں۔

اپنے عہدہ پر فائز ہوتے ہوئے کوئی غیر قانونی، غیر شرعی، اور قرآن و حدیث کے خلاف ان کا کوئی عمل ہو تو باتفاق رائے امیر صاحب کو بدلا جانا چاہئے یہ صرف میری اپنی ناچیز رائے ہے ویسے علماء صاحبان راہ عمل طے کرسکتے ہیں ایسا اگر ہر مقام میں ہو جائے تو انشاء اللہ ہم مسلمان اپنے اپنے مقام پر کم ازکم متحد ہوں گے اور اپنے مسائل اپنی تکالیف اپنے ہی حلقہ میں طے کر پائیں گے۔ ❁

بے دھڑک پٹرول میں ملاوٹ

پٹرولیم وزارت کی سروے رپورٹ

ملک بھر میں اشیاء میں ملاوٹ کے کام اتنی تیزی سے بڑھتا جارہا ہے کہ اب کوئی بھی چیز ملاوٹ سے اچھوتی نہیں رہ گئی ۔ اشیائے خوردنی کے ساتھ ساتھ اب گیس اور تیل میں بھی 79 فیصد ملاوٹ کی جارہی ہے ۔ چنانچہ اوسطاً 10 لیٹر پیٹرول میں 2 لیٹر نیتھپا بے خوف ہوکر پیٹرول پمپ مالکان ملاوٹ کر کے بیچ رہے ہیں جس میں 19 فیصد ملاوٹ کا تو پتہ نہیں چل رہا۔ جبکہ حیرت یہ ہے کہ پانچ فیصد ملاوٹ کو دیش بھر میں مشہور لیبارٹریاں بھی نہیں پکڑ پارہی ۔ دراصل پیٹرول میں نیتھپا کی ملاوٹ کا اس لئے بھی لیبارٹریز پتہ نہیں لگا پاتیں کیونکہ نیتھپا کی ملاوٹ کے بعد پٹرول کی بو اور رنگ میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ سالویٹ اور منرل ٹرپ نائزڈ آئل ایریو کی ملاوٹ کو پکڑنا بھی آسان کام نہیں ہے دراصل اس کی Density پٹرول سے کافی ملتی ہے ۔ وزارت پٹرولیم گیس نے خود اپنی رپورٹ میں یہ حیرت انگیز بات اجاگر کی ہے ۔ اس تعلق میں اترپردیش اور راجستھان کے پٹرول پمپ مالکان کہتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ پٹرول میں وہ ملاوٹ کرتے ہیں لیکن اس سے ان کا جرم ثابت نہیں جرم تو تبھی ثابت ہوتا ہے جب لیبارٹریز میں یہ بات ثابت ہوجائے متعلقہ وزارت کا یہ کہنا ہے کہ ملاوٹ کے اس کاروبار سے سرکار کو ہر سال دس ہزار کروڑ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ❁

ہر سال ایک کروڑ بیس لاکھ لوگ دل کی بیماری سے مرتے ہیں

دل کی بیماریوں سے ہر سال تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ لوگوں کی موت ہوجاتی ہے ۔ نیوزی لینڈ کے ریسرچ اسکالروں نے دنیا بھر میں مطالعہ کے بعد اس کا خلاصہ کیا ہے ۔ آک لینڈ کے ڈاکٹر راجرز انتھونی کا کہنا ہے کہ کھانے میں کم نمک لینے سے ، کولیسٹرل کی سطح کم کردینے سے مرنے والوں کی تعداد کو بہت حد تک کم کیا جاسکتا ہے ۔ اب تک مانا جاتا رہا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کولیسٹرول اور سگریٹ نوشی سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ 25 سے 50 فیصد تک بڑھ جاتا ہے ۔ لیکن اس معاملہ میں ڈاکٹر راجرز کا کہنا ہے کہ ان سے دل کی بیماریوں کا خطرہ 75 فیصد بڑھ جاتا ہے۔ ❁

سگریٹ نوشی سے ہر سال 49 لاکھ لوگوں کی موت

سگریٹ نوشی سے متعلق بیماریوں سے ہر سال مرنے والوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے ۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے تازہ اعداد وشمار کے مطابق ہر سال 49 لاکھ لوگ اس سے متعلق بیماریوں میں مرتے ہیں ۔ آرگنائزیشن نے کل کہا کہ 2030 تک اس طرح کی بیماریوں سے ہونے والی موتوں کا اعداد وشمار ہر سال ایک کروڑ کی تعداد کو بھی پار کر جائے گا ۔ غیر

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

غزل

تیرے در پہ دعا کرے کوئی ۞ دُکھ نہ پہنچے خدا کرے کوئی
کون ہے جو بھلائی کرتا ہے ۞ کس کے در پر صدا کرے کوئی
ہم کو پرواہ نہیں ہے لوگوں کی ۞ کچھ بھی چاہے کہا کرے کوئی
ہجر کی شب کا رقص ہے ہر سُو ۞ وصل کی کیا رَجا کرے کوئی
دوستی کا دِیا جلائے رکھ ۞ دشمنی کی ہوا کرے کوئی
روح سے روح مل گئی تو کیوں ۞ دو دلوں کو جدا کرے کوئی
اپنا دل بھی ہے ایک ویرانہ ۞ کاش اس میں بھی آبسے کوئی
سرفرازی مجھے نہیں زیبا ۞ عاجزی کی رِدا کرے کوئی
زاغ رنگت بدل نہیں سکتا ۞ لاکھ غازہ ملا کرے کوئی
میں تو مے کش ہوں جامِ وحدت کا ۞ بُت کی پوجا کیا کرے کوئی
چاند سورج کا ربط جوں شمیمؔ ۞ اک گداگر کو شاہ کرے کوئی

۞ ......بلال احمد شمیم قادیان......

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ 1000 روپیہ ہے تو اس کیلئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ 100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں جنکی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے۔ اسلئے ضروری ہیکہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس مشاورت 1943ء میں بیان فرمایا کہ:

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہیکہ:

''اس جلسہ سالانہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعودؑ کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔ (نظام بیت المال آمد صفحہ 21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے [illegible] پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

تبصرہ

سہ ماہی رسالہ ''انصار اللہ'' قادیان

سہ ماہی رسالہ ''انصار اللہ'' کی اشاعت امسال ماہ اکتوبر 2002 سے باقاعدگی سے شروع ہوگئی ہے۔ یہ رسالہ مجلس انصار اللہ بھارت کے ترجمان کے طور پر ہوگا۔ اس میں علمی ادبی اور تحقیقی مضامین شائع ہوں گے۔ نیز مجلس انصار اللہ بھارت کی کارگزاریوں اور کاوشوں کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اہل علم و قلم نگار حضرات سے خصوصی طور پر قلمی تعاون کی درخواست ہے۔ چونکہ یہ ایک خالص دینی و علمی رسالہ ہے لہذا تربیتی نقطۂ نظر سے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اس رسالہ کو اپنے نام جاری کرانا انتہائی ضروری ہے۔ احباب اس رسالہ کے خود بھی خریدار بنیں اور اپنے حلقۂ احباب و زیر تبلیغ دوستوں میں بھی اس کی تحریک کریں۔

رسالہ نصف ہندی اور نصف اردو میں ہے اس لحاظ سے یہ رسالہ ان قارئین و نو مبائعین حضرات کی ضرورتوں کو بھی پورا کرے گا جو اردو نہیں جانتے۔ اس کے کل 24 صفحات ہیں۔ اگلا شمارہ جو ماہ دسمبر میں شائع ہو رہا ہے اس کے 40 صفحات ہوں گے۔ اس رسالہ کا سائز $\frac{20\times30}{8}$ ہے۔ اس کا سرورق 4 کلر پر مشتمل ہے۔ اس کی سالانہ قیمت صرف 60 روپے رکھی گئی ہے۔

آپ کے خطوط ۔ آپ کی رائے

6 دسمبر کو ملک بھر میں یوم یتیم منایا جائے

ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے 6 دسمبر 1992 بہت اہمیت کا دن ہے۔ اس دن ملک کی سب سے بڑی اقلیت کی مذہبی عبادت گاہ کو دن دھاڑے فرقہ پرستوں نے حکومت کے ساتھ مل کر مسمار کردیا۔ امت مسلمہ اس دن کی یاد میں ہر سال اس تاریخ کو یوم یتیم منائے۔ اپنے اپنے ضلع میں یتیم خانہ قائم کریں مساجدوں کے امام و خطیب حضرات یتیم کی اہمیت قرآن و حدیث سے وضاحت کریں اور اپنے اپنے محلوں کا سروے کریں۔ یتیم خانوں کے لئے جامع منصوبے بنا کر عمل کریں یہ عظیم صدقہ جاریہ ہوگا۔ یتیم کی پرورش کرنا اللہ کے نزدیک سب سے بڑی نیکی ہے۔

......طالب دعا......

(محمد سمیع اللہ خان بازؔ صدر اردو ملاپ سوسائٹی کرناٹک-14)

بقیہ صفحہ :: (14)

انفکشن والے امراض کے بارے میں ورلڈ آرگنائزیشن کے قائم مقام صدر ڈریک پاچ نے بتایا کہ دو سال پہلے جب آرگنائزیشن نے سگریٹ سے مرنے والوں کی تعداد کے بارے میں اندازہ لگایا تھا تو یہ تعداد 40 لاکھ تھی لیکن اب یہ تعداد 49 لاکھ کے اعداد و شمار کو پار کر چکی ہے۔ تپ دق اور دل کی بیماریوں سے متعلق بیماریوں میں تمباکو کے اثر کے بارے میں بھارت اور چین میں ہوئے مطالعے کے بعد یہ نئے آنکڑے ظاہر کئے گئے ہیں۔ ۞

سگریٹ نوشی سے ہونے والی بیماری ایڈز سے بھی زیادہ خطرناک

سگریٹ نوشی، پان مسالہ اور تمباکو پر پابندی نہیں لگائی گئی تو اس سے ہونے والی بیماریاں ایڈز سے بھی زیادہ خطرناک ہوں گی۔ برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن کے پروگرام انچارج قائم زیدی کا کہنا ہے کہ بھارت میں تمباکو اور نشیلی اشیاء کا استعمال کرنے والوں میں بچوں کی بڑھتی تعداد زیادہ تشویش کی بات ہے انہوں نے کہا کہ اگر وقت رہتے اس رجحان کو نہیں روکا گیا تو دل اور کینسر کے مریضوں کی تعداد تیزی سے بڑھے گی۔ جو ایڈز سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔ زید کے مطابق سگریٹ نوشی کرنے والوں کی طرف سے چھوڑا گیا دھواں آس پاس کے لوگوں کو سگریٹ کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سگریٹ کے دھوئیں سے قریب 43 زہریلے کیمیکل نکلتے ہیں جو پھیپھڑوں میں پہنچ کر کینسر کے ذمہ دار ہوتے ہیں یہ سب سے زیادہ جانوروں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور بچوں کی سانس کی نالی میں بیماری پیدا کرتا ہے۔ ۞۞

حضرت عیسیٰ مسیحؑ سے متعلق سب سے پرانا مخطوط

حال ہی میں اسرائیل میں کھدائی میں ملے ایک تابوت کے اوپر کھدے مخطوط کو حضرت عیسیٰ مسیحؑ سے متعلق سب سے پرانی شہادت مانا جا رہا ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ کا ماننا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو مصلوب کرنے کے تیس سال بعد یہ مخطوطات کندہ کئے گئے ہیں۔

فرانس کے پریکٹیکل سکول آف ہائر اسٹڈیز:۔ قدیم مخطوطات کے ماہر اینڈری لی میئر نے بائبل آرکیالوجی ریویو میں لکھا ہے کہ شاید یہ عیسیٰ مسیحؑ سے متعلق سب سے پرانی ثابت شدہ شہادت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود کے بارہ میں عالموں میں کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ان کے بارہ میں تمام معلومات عہد نامہ جدید سے ہی ملتی ہیں۔ اب تک پہلی صدی کے قبر پر کسی مخطوط کا پتہ نہیں چلا تھا لائم سٹون کے تابوت پر ارامیک زبان میں یہ مخطوط رقم ہے اس پر لکھا ہے

جیمس، جیسس کا بھائی اور جوزف کا بیٹا!

لی میئر کا ماننا ہے کہ تابوت 63ء کا ہے۔

(روزنامہ امر اجالا جالندھر 23-10-02)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday | 27 November 2002 Issue No.48

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

احمدیہ مسلم ہسپتال ڈابو آسی (غانا، مغربی افریقہ) میں **بلڈ بینک اور لیبارٹری** کے افتتاح کی تقریب

احمدیت تو Quick Action کا دوسرا نام ہے۔ احمدی جو بھی کام اپنے ذمہ لیتے ہیں فوری بجالاتے ہیں (علاقہ چیف)

اس ہسپتال کا شمار اچھے ہسپتالوں میں ہوتا ہے عموماً چھوٹے قصبوں میں اس طرح کے ہسپتال نہیں ملتے جو ہر طرح کی ضروری مشینری سے آراستہ ہوں......(ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو)

احمدیہ مسلم ہسپتال ڈابو آسی کے قیام کی تاریخ بے حد دلچسپ ہے۔ حضور پرنور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ پر زور دیا تو ہماری ایک ٹیم اس علاقہ میں بھی پہنچی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں کافی بیعتیں ہوئیں۔ چنانچہ یہاں مسجد بنانے کا فیصلہ ہوا۔ علاقہ کے چیف نے اس کے لئے سڑک کے کنارے انتہائی موزوں جگہ دی۔ یہ وہ ایام تھے جب مکرم احمد یوسف ایڈوسئی صاحب کی نگرانی میں تعمیر مساجد کے سلسلہ میں ایک ٹاسک فورس قائم تھی جو ۱۴ دنوں کے اندر اندر مناسب سائز کی مسجد تعمیر کرتی تھی۔ ان کے پاس ایک گاڑی تھی جس میں ترکھان، مستری وغیرہ اپنے ساتھ لکڑی، سریہ اور دیگر ضروری سامان لئے جگہ جگہ پھرتے۔ مقامی طور پر سیمنٹ کے بلاکس بنائے جاتے اور اس ٹیم کی مدد سے ۱۴ دن کے اندر اندر مسجد کھڑی ہو جاتی۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب اس مسجد کی افتتاحی تقریب ہوئی تو ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو (DCE) نے واضح کہا کہ مَیں کسی کام کے سلسلہ میں Takoradi گیا تو مسجد کا نام ونشان نہیں تھا لیکن چند دنوں کے بعد واپس آیا تو مسجد دیکھ کر حیران رہ گیا۔

علاقہ کے چیف نے بھی اتنی تیزی کے ساتھ مسجد کی تعمیر پر حیرانگی کا اظہار کیا اور اس مستعدی سے بے حد متاثر ہوا اور کہا: احمدیت تو Quick Action کا دوسرا نام ہے۔ جو بھی کام اپنے ذمہ لیتے ہیں فوری بجالاتے ہیں۔

اس تقریب کے موقع پر چیف صاحب نے امیر صاحب جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے کہا: "ہمارے ضلع میں کوئی ہسپتال نہیں۔ Takoradi یہاں سے کافی دور ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ مریض وہاں جاتے ہوئے راستہ میں دم توڑ دیتے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے اس علاقہ میں ہسپتال تعمیر کرے"۔

حضور ایدہ اللہ کی منظوری کے ساتھ یہ ہسپتال بنانے کا پروگرام بنایا گیا۔ علاقہ کے انہی چیف صاحب نے ہسپتال شروع کرنے کے لئے اپنا ذاتی مکان جماعت کو دیا۔ مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب (جو ان دنوں احمدیہ مسلم ہسپتال سویڈرو کے انچارج تھے) کے ذمہ اس مکان کو ہسپتال کی ضروریات کے مطابق تبدیل کرنے کا کام لگا۔ انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھایا اور مکان کو ہسپتال کی شکل میں تبدیل کیا اور ساتھ ساتھ اپنا مستقل ہسپتال بھی چلاتے رہے۔

۱۹۹۵ء میں مرکز کی منظوری سے بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے دو احمدی ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر غلام کبیر صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر تمنا خان صاحبہ کا تقرر اس ہسپتال میں ہوا۔ ان کے لئے کرایہ کا مکان حاصل کیا گیا۔ انہوں نے بڑی محنت اور دلجمعی سے اپنا کام شروع کیا۔ چیف صاحب نے گاؤں سے ہٹ کر سڑک کے کنارے ۲۰ ایکڑ زمین ہسپتال کی تعمیر کے لئے الاٹ کر دی۔ یہ جگہ جنگل اور پہاڑی علاقہ پر مشتمل تھی۔ علاقہ کی صفائی، درختوں کی کٹوائی اور زمین کی ہمواری کے بعد ہسپتال کی تعمیر کرنا ایک کٹھن اور مشکل مرحلہ تھا۔ مگر ان ڈاکٹر صاحبان نے دن رات ایک کر کے اس کام کو خوب نبھایا اور ہسپتال کے لئے ایک خوبصورت عمارت اور ڈاکٹر کی رہائش کے لئے ایک خوبصورت بنگلہ تعمیر کرایا۔ ہسپتال کی موجودہ عمارت کی تعمیر کا سہرا ان دونوں ڈاکٹر صاحبان کے سر ہے۔ انہوں نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ۴ عدد کوارٹرز پر مشتمل ایک عمارت تعمیر کروائی جو ہسپتال کے عملہ کے لئے بطور رہائش استعمال ہو رہی ہے۔ ۲۰۰۰ء میں یہ ڈاکٹر صاحبان مرکز کی اجازت سے مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔

ان ڈاکٹر صاحبان کے لندن تشریف لے جانے کے بعد ہسپتال کی نگرانی کچھ عرصہ کے لئے احمدیہ مشن کوکوفو کے انچارج ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے کی۔ آپ ہفتہ میں دو روز کے لئے یہاں تشریف لاتے اور مریضوں کا معائنہ کرتے۔

۳۰/جون ۲۰۰۱ء کو حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر شمائلہ ابراہیم صاحبہ اس ہسپتال کا چارج لینے کے لئے غانا تشریف لائے۔ ان کی دن رات کی محنت اور لگن سے یہ ہسپتال ایک نئے دور میں داخل ہوا۔ ہسپتال کے اندرونی احاطہ میں سڑکیں بنائی گئیں۔ سڑکوں کے دونوں طرف سیمنٹ کے بلاکس کی مدد سے Kerbs بنا کر انہیں سفید اور کالے رنگ سے پینٹ کیا گیا۔ ہسپتال کے احاطہ کو مختلف پلاٹس میں تقسیم کر کے گھاس اور پھول لگائے گئے اور اطراف پر پھولوں کی باڑ لگائی گئی۔ علاوہ ازیں ویٹنگ شیڈ (ہسپتال کے باہر مریضوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ جہاں بیٹھ کر گاڑی کا انتظار کرتے ہیں)، کار پارک اور ہسپتال کی کنٹین کی تعمیر ہوئی۔ عنقریب ہسپتال میں ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحبان ہسپتال کے لئے مرکز سے بہت سا سامان لے کر آئے تھے۔ یہاں آکر مندرجہ ذیل اداروں نے ہسپتال کو لیبارٹری کے آلات، آپریشن تھیٹر کا سامان اور دیگر ضروری اشیاء بطور تحفہ دیں۔

(۱) وزارت صحت، (۲) Valco Trust (یہ ایک ادارہ ہے جو سکولوں اور ہسپتالوں کو ضروری سامان مفت فراہم کرتا ہے)، (۳) دیہی ترقیاتی بینک۔

اس ضمن میں ایک تقریب کے انعقاد کا پروگرام بنا جس میں ان اداروں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ نیز بلڈ بینک اور لیبارٹری کا افتتاح ہوا۔

یہ تقریب جنوری ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوئی۔ اس میں مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومبلغ انچارج گھانا تشریف لائے۔ آپ نے اس کا افتتاح فرمایا۔ تقریب میں علاقہ کے چیف صاحبان، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور دیگر معزز احباب نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تقریب کا مختصر تعارف کروایا۔ آپ نے اعانت کرنے والے اداروں کا شکریہ بھی ادا کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں ہسپتال کی مختصر تاریخ بیان فرمائی۔ آپ نے ان اداروں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہسپتال کی اعانت کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ جماعت ہر وقت انسانیت کی خدمت پر کمربستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت شہری سہولتوں سے عاری دور دراز علاقوں میں خدمت خلق کے جذبہ سے طبی سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔

ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے ہسپتال کی علاقہ میں تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اس ہسپتال کا شمار اچھے ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ عموماً چھوٹے قصبوں میں اس طرح کے ہسپتال نہیں ملتے جو ہر طرح کی ضروری مشینری سے آراستہ ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جماعت آئندہ بھی خدمت خلق کا علم بلند رکھے گی۔

علاقہ کے چیف نے مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارا ضلعی ہسپتال ہے اور پورے ضلع کی طبی ضروریات پوری کر رہا ہے۔ ہم علاقہ کے لوگوں کی طرف سے جماعت کے بے حد مشکور ہیں۔

اس تقریب کی خبر دو مقامی ریڈیوز نے باری باری اپنی نشریات کے دوران دی۔ نیز GTV (غانا ٹیلی ویژن) نے ہفتہ بھر اس تقریب کی خبر اپنے خبر ناموں میں دی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو بے حد ترقیات سے نوازے اور اس کا شمار ملک کے مثالی ہسپتالوں میں ہو۔ نیز ڈاکٹر صاحبان کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور غیر معمولی طور پر دست شفا عطا فرمائے۔ (آمین)

111 واں جلسہ سالانہ قادیان 2002

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002 کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14 ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری ازراہ شفقت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان ومجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ...... زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)